

کتاب جدید فارسی

کلاسِ ہشتم



پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔
تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

نظر ثانی شدہ قومی ریویو کمیٹی وفاق وزارت تعلیم حکومت پاکستان

مصنفین ڈاکٹر آفتاب اصغر

میرزا احادی علی بیگ (مرحوم)
پروفیسر شجاعت حسین بخاری

مدیر : ڈاکٹر آفتاب اصغر

تجدید نظر و اضافات :

ڈاکٹر آفتاب اصغر و ڈاکٹر خالدہ آفتاب

نگران طباعت : خانم شگفتہ صابر

کمپوزنگ : بہ تعاون خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران - لاہور

ناشر: اولیس بک سنٹر، لاہور۔ مطبع: الرحیم آرٹ پریس، لاہور

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
اکتوبر 2016ء	اول	دوازدہم	1000	50.00

فهرست

دُعا	۱
سلام بر نبی مکرم	۲
شکرِ نعمت	۳
حکمت	۴
میازار مُوری که دانه کش است	۵
حضرت موسی و میشک گمراه	۶
عدل پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم	۷
کم کند صحبت بدان خردت	۸
حلال و حرام	۹
حکایات سعدی	۱۰
ضرب الامثال	۱۱
ادب و بی ادبی	۱۲
لطایف	۱۳
سگ طمع کار	۱۴
در هتل (مکالمه)	۱۵
وطن	۱۶
میهمان نوازی	۱۷
حضرت عثمان غنی رضی الله تعالی عنه	۱۸

رُوباه و خُرُوس	۱۹
جُوجُه نافرمان	۲۰
لاك پُشتِ احمق	۲۱
عیدِ قربان	۲۲
حضرت علی علیه السلام	۲۳
علم و هنر	۲۴
هیچ چیز بدون مصلحت نیست	۲۵
احترام به پرچم مَلّی	۲۶
در خیاط خانه (مکالمه)	۲۷
باغبان نیکو کار	۲۸
حضرت خدیجه	۲۹
کتاب خانه کلاس	۳۰
پند و نصائح	۳۱
فایده های صف بستن	۳۲
حافظ شیرازی	۳۳
پند عقاب به بچه خویش	۳۴
کار خود به دست خود	۳۵
بفرمایید بخندیم	۳۶
بابای ملت (مکالمه)	۳۷
اتحاد مسلمانان جهان	۳۸
دوست نادان	۳۹
تاریخ پاکستان (مکالمه)	۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

به نام خداوند بخشنده مهربان

دعا

کریما بیخشای بر حال ما	که هستیم اسیرِ کمند هوا
نداریم غیر از توفریا درس	تویی عاصیان را خطا بخش و بس
نگهدار ما از راه خطا	خطا در گزار و صوابم نما

(سعدی)

خداوندا، اکنون که یک سال بزرگ تر شده ام و بار دیگر به کلاس درس آمده ام، از تو می خواهم که مرا در پندار نیک و گفتار نیک و کردار نیک یاری کنی تا بد نیندیشم، بد نگویم و بد نکنم.

از تو می خواهم که مرا در حفظ احترام آموزگار و پدر و مادرم راهنمایی کنی.

از تو می خواهم که مرا یاری کنی تا نسبت به دوستانم مهربان باشم، محبت هایشان را هیچ وقت فراموش نکنم و خطاهایشان را نادیده بگیرم.

من این سال را با نام تو آغاز می کنم و یقین دارم که آن را به یاری تو و کوشش خود با موفقیت به پایان خواهم رساند.

فرہنگ

اسیر : گرفتار	کریم : اے بزرگ
نداریم : ہم نہیں رکھتے ہیں	نگہدار : حفاظت فرما
خطا : گناہ، غلطی، قصور	ہوا : ہوس، لالچ، غیر ضروری خواہشات
پندار : فکر و خیال	نما : دکھا
بد نیندیشم : میں برانہ سوچوں	کردار : عمل
نادیدہ بگیرم : میں چشم پوشی کروں	حفظ احترام : احترام کو ملحوظ رکھنا
	موفقیت : کامیابی
	بہ پایاں خواہم رساند : میں انجام کو پہنچاؤں گا

تمرین

- ۱- پندارِ نیک، گفتارِ نیک، کردارِ نیک میں صفت اور موصوف کی نشاندہی کیجئے۔
- ۲- ”ابن سال“ کس قسم کا مرکب ہے۔ اس قسم کے تین مزید مرکبات بنائیے۔
- ۳- فارسی میں ترجمہ کیجئے۔

- ۱- میں چاہتا ہوں کہ تم میری مدد کرو۔
- ۲- میں تم لوگوں کی مہربانی کو نہیں بھولوں گا۔
- ۳- میں دوستوں کی کوتاہیاں نظر انداز کر دیتا ہوں۔
- ۴- مجھے اُمید ہے کہ خدا کی مدد سے کامیاب ہو جاؤں گا۔
- ۵- میں بُرا سوچنے، بُرا کہنے اور بُرائی کرنے سے بہت ڈرتا ہوں۔

سلام بر نبی مکرم

مکرم تر از آدم و نسل آدم	سلام علیک ای نبی مکرم
به صورت موخر، به معنی مقدم	سلام علیک ای ز آباء علوی
طفیل وجود تو ایجاد عالم	سلام علیک ای ز آغاز فطرت
جمال تو آئینہ اسم اعظم	سلام علیک ای ز اسمای حسنی
ترا خاتم المرسلین نقش خاتم	سلام علیک ای بہ ملک رسالت
کہ روح الامین دریکی نیست محرم	سلام علیک ای شناسد بہ صد سر
مرا کشت زار امل سبز و خرم	سلام علیک ای ز ابر نوانت
(جامی)	

فرہنگ

کشت زار : کھیت	جمال : حسن، خوبصورتی
عناصر اربعہ : آگ، پانی، ہوا، مٹی	امل : امید، آرزو
	اسمای حسنی : نیک، نام، اللہ تعالیٰ کے نام

تمرین

۱- اس نعت کو زبانی یاد کیجیے۔

شکر نعمت

آوردہ اند کہ خواجہ ای غلامی داشت، کافی و خرد مند۔ روزی آن مرد با آن غلام بہ باغی رفت و در اثنای تماشاى باغ بہ پالیزی رسید و حنظل باز کردہ بہ دست غلام داد کہ بخور۔ غلام پوست باز کردہ بہ رغبت تمام تناول می نمود۔ چنانچہ خواجہ ہوس کرد۔

مقداری از آن طلبید تا بخورد۔ ہمین کہ بچشید بہ غایت تلخ بود۔ گفت: ای غلام بدین تلخی چگونه بہ نشاط میخوری؟ گفت ای خواجہ! این حنظل تو بہ من دادی و از دست تو بسیار چرب و شیرین خوردہ ام۔ شرم داشتم کہ بہ یک لقمہ تلخ روی ترش کنم۔

از دست تو صد شربت شیرین بچشیدم

یک شربت تلخ را بچشم باک نباشد

خواجہ را خوش آمد و گفت: چون شکر نعمت من ادا کردی ترا در بندگی نگذارم۔ آزادش کرد و انعام بسیار فرمود۔

(اخلاق محسنی)

فرہنگ

پالیز: تر بوز، ککڑی اور خربوزے وغیرہ کا کھیت

باز کردہ: کھول کر یا کاٹ کر

تناول می نمود: کھا رہا تھا

ہمین کہ: جیسے ہی

بہ نشاط: خوشی سے

کافی: با کفایت، لائق

حنظل: ایک کڑوا پھل

بہ رغبت تمام: بڑے شوق سے

خواجہ ہوس کرد: آقا کا بی چاہا

بہ غایت: بہت زیادہ

چرب و شیرین : مرغن اور میٹھی (غذائیں) روی ترش کنم : منہ بناؤں
 باك : خوف، پروا بندگی : غلامی
 در اثنای تماشای باغ : باغ کی سیر کے دوران

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- خواجہ بہ کجارت ؟
 ۲- خواجہ بہ غلام چہ داد ؟
 ۳- غلام چہ کرد ؟
 ۴- خواجہ از غلام چہ پرسید ؟
 ۵- غلام چہ جواب داد ؟

۲- سبق میں جو شعر آیا ہے اس کا ترجمہ کیجیے۔

۳- فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

آقا بہت خوش ہوا اور کہنے لگا : ”تو نے حق ادا کر دیا۔“ اب میں تجھے غلام نہیں رہنے دوں گا۔ اسے بہت سا انعام دے کر آزاد کر دیا۔

۴- ”يك لقمه“ اور ”صد شربت“ مرکبات عددی ہیں۔ ان میں ”يك“ اور ”صد“ عدد ہیں اور ”لقمه“ اور ”شربت“ معدود۔ آپ ایسے پانچ مرکب لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

۵- خالی جگہیں پر کیجیے۔

خواجہ داشت روزی آن مرد بہ باغی

بہ پالیزی و بدست داد۔

۶- خردمند ، ہوس ، طلبید ، نشاط اور بندگی کے مترادف الفاظ لکھیے۔

حکمت

یکی از رؤسای یونان بر غلامی افتخار کرد. غلام گفت: اگر موجب افتخار تو جامہ های فاخرہ است کہ خود را بہ آن آراستہ ای، این زینت در جامعہ است نہ در تو و اگر مرکوب چابک کہ بر آن سوار ہستی، آن کمال از آن اسب است، نہ از آن تو و اگر فضیلت پدران است، صاحب آن فضیلت ایشانند نہ تو و چون ہیچ کدام از اسباب فضیلت از آن تو نیست اگر ہر یک حق خود را باز خواہد، پس ترا چہ شرف باشد؟

(اخلاق جلالی)

فرہنگ

بر غلامی : پیش غلامی، ایک غلام کے سامنے	افتخار کرد : اس نے فخر کیا
جامہ های فاخرہ : شاندار کپڑے	مرکوب : سواری (گھوڑا)
چابک : چست و چالاک، تیز رفتار	فضیلت : برتری
پدران : آباؤ اجداد	صاحب : مالک
ہیچ کدام : کوئی ایک	شرف : بزرگی
حکمت : دانائی	رؤسا : جمع رئیس، امیر

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- در نظر غلام موجب افتخار رئیس یونانی چہ چیزها بود؟

۲- غلام بہ رئیس یونانی چہ گفت ؟

۳- آیا در نظر شما حق با رئیس یونانی بود یا با غلام ؟

۴- آیا لباس گرانتقیمت می تواند موجب افتخار کسی باشد ؟

۵- آیا می توان فضیلتِ پدران را فضیلتِ پسران دانست ؟

۲- اس حکایت میں ” ازان “ تین بار استعمال ہوا ہے۔ اس کے مفہوم پر غور کیجیے اور مندرجہ ذیل شعر کا ترجمہ کیجیے۔

” از صحن خانہ تا بہ لبِ بامِ ازانِ من و ز بامِ خانہ تا بہ ثریا ازانِ تو “

۳- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بتائیے :

رؤسا ، غلام ، جامہ ہا ، اسب ، پدران ، اسباب ، حق

۴- مندرجہ ذیل مرکبات میں سے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی نشاندہی کیجیے۔

رؤسای یونان ، موجب افتخار ، جامہ های فاخرہ ، مرکوب چابک ،

اسباب فضیلت

میازار موری کہ دانہ کش است

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد کہ رحمت بر آن تربیت پاک باد

میازار موری کہ دانہ کش است کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

مزن بر سر ناتوان دست زور کہ روزی در افقی بہ پایش چو مور

گرفتم ز توناتوان تر بسی است تو انا تراز تو، ہم آخر کسی است

خدارا بر آن بنده بخشایش است
کہ خلق از وجودش در آسایش است

(سعدی شیرازی)

فرہنگ

میازار : آزار نہ دے	موری کہ : اس چیونٹی کو جو کہ
دانہ کش : دانہ اٹھانے والی	پاکزاد : نجیب، پاک فطرت
تربت : قبر	جان شیرین : پیاری جان
مزن : مت مار	روزی : کسی روز
گرفتم : میں نے مانا	بخشایش : بخشش، رحم
خلق : مخلوق خدا، لوگ	آسایش : آرام، چین
فردوسی : ایران کا مشہور عالم شاعر، جس نے شاہنامہ (قریباً ایک ہزار سال پہلے) لکھا تھا	
در اُفتی بہ پایش : تو اس کے پاؤں میں گر پڑے گا	

تمرین

۱- مندرجہ ذیل سوالات کے فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- فردوسی پاک زاد چه گفت ؟
- ۲- ”رحمت بر آن تربت پاک باد“ سعدی برای تربت چه کسی این دعا کرده است ؟
- ۳- شعر دوم از کیست ؟

۴- شاعر چرا گفته است کہ بر سر ناتوان دست زور مزن ؟

۵- خدارا بر کدام بندہ بخشایش است ؟

۲- اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور اپنی کاپی میں خوشخط لکھیے۔

۳- آزار، آژردن، آژردہ اور بی آزار کا مادہ ایک ہی ہے۔ اس نظم میں سے ایسے چند الفاظ انتخاب کیجیے اور ان کے ہم مادہ الفاظ لکھیے۔

۴- اس نظم میں اسم فاعل اور حاصل مصدر کی نشاندہی کیجیے۔

۵- ”میازار“ اور ”مزن“ کیسے افعال ہیں ؟ ان کی گردان کیجیے۔

۶- وجودش اور آسایش کے ”ش“ میں فرق بتائیے۔

حضرت موسیٰ (ع) و میشک گمراہ

روزی موسیٰ ع در آن وقت کہ پیش شعیب ع شبانی می کرد و هنوز وحی بہ وی نیامده بود، گوسفند ان را می چرانید۔ قضا را میشکی از گلہ جدا افتاد۔ موسیٰ ع خواست کہ اورا با رمہ برد۔ میشک بر مید و در صحرا افتاد و گوسفندان را نمی دید و از بد دلی می ترسید۔ موسیٰ ع در پی او همی دوید تا مقدار در فرسنگ۔ چندانی کہ میش خستہ شد و از ماندگی بیفتاد۔

موسیٰ ع در وی نگہ کرد و رحمش آمد و گفت : ای بیچارہ بہ چہ می دویدی ؟ و برگرفتش و بر دوش نهادش و دو فرسنگ اورا آورد تا بہ رمہ برسانید۔ چون میش رمہ را دید، بطپید و بہ رمہ آمد۔

ایزد تعالیٰ فرشتگان را ندا کرد کہ دیدید۔ آن بندہ من بہ آن میشک دهن بستہ چہ خلق کرد و بدان رنج کہ بکشید او را نیاززد و بروی ببخشود و گفت : بہ عزت من کہ او را برکشم و کلیم خویش گردانم و پیغمبریش دهم و بدو کتاب فرستم و تا جہان باشد، از وی گویند۔

(سیاست نامہ - نظام الملک طوسی)

فرہنگ

میشک : نغھی مئی بھیڑ	رمہ : گلہ
طپید : بے قرار ہونی، مچلی	دھن بستہ : بے زبان
خلق کرد : اخلاق سے پیش آیا	برکشم : بلند مرتبے پر فائز کروں گا
کلیم : کلام (گفتگو) کرنے والا	
شبانہ می کرد : بھیڑ بکریاں چراتے ہوئے	

تمرین

۱- مندرجہ ذیل سوالات کے فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- پیش از پیغمبر شدن حضرت موسی (ع) چه کار می کرد ؟

۲- حضرت موسی (ع) در پی میس چه قدر دوید ؟

۳- چون میس خسته شد چه شد ؟

۴- حضرت موسی (ع) با میس چه طور رفتار کرد ؟

۵- ایزد تعالیٰ بہ فرشتگان چه گفت ؟

۲- شبانی کردن، جدا افتادن، خستہ شدن، نگاہ کردن اور رنج کشیدن کو فعل ماضی بعید کی صورت اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- می کرد، آمدہ بود، افتاد، برد اور گردانم کیسے افعال ہیں۔ اور کونے صیغے ہیں۔ ان کی گردانیں مکمل کیجیے۔

۴- ہر گرفتار نہادش اور پیغمبرِ یش میں ضمیر کی نشاندہی کیجیے اور بتائیے کہ یہ کیسی ضمیر ہے؟

عَدِلْ پِیْغَمْبَرَ اَکْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

آن وقت کہ پیغمبر علیہ السلام با عموی خود، ابوطالب، بہ شام رفت، بحیرای راہب اور ابدید و علامتہا یافت و ابوطالب را گفت: این پسر، ترا چہ باشد؟ گفت: فرزند۔ راہب گفت: نشاید کہ پدر او زندہ باشد۔ گفت: برادر زادہ من است، اما از فرزندان عزیز تر است۔

بحیرا گفت: اگر بروی چنین مہربانی، او را بہ شام مَبْرکہ ہمہ جہودان و ترسایان شام او را دشمنند کہ پیغامبر خواهد بود۔ پس ابوطالب باز گشت و بہ مکہ باز آمد..... در این وقت گویند نہ سالہ بود و دوازده نیز گویند و بار دوم کہ بہ شام رفت از بہر خدیجہ بہ بازرگانی با میسرہ غلام خدیجہ و بسیاری علامتہا دیدہ میسرہ از پیغامبر و پیغامبر بیست و پنج سالہ بود و چون باز آمد، اندر آن وقت بنای کعبہ نو کردند۔ می خواستند کہ حجرِ اسود را بر رکن کعبہ نہند، خلاف کردند ہر چہار

قبیلہ کہ در مکہ بودند، چون بنی ہاشم و بنی امیہ و بنی زُہرہ و بنی مخزوم و ہر کس خواست کہ حجر را ایشان برگیرند و بر رُکن نهند تا فخر ایشان را بود و اندر این گفتگوی ہمی بودند کہ پیغامبر (ع) از در مسجد درآمد، و اتفاق کردہ بودند کہ ہر چہ آن کس حکم کند کہ از در مسجد در آید چنان کنند، پس گفتند محمد الامین آمد و تا وحی رسیدن او را محمد امین خواندندی، از وفا و امانت و راستی و ہمہ ودیعتہا پیش وی نہادندی و بر توسط او در ہمہ حوادث خلاف نکردندی۔ چون پیغامبر سخن ایشان بشنید رداہ باز گسترد و حجر را در میان رداہ بنہاد۔ فرمود تا از ہر قبیلہ گوشہ ای برگیرند و ہمچنان کردند، چون بر رُکن رسیدند، پیغمبر حجر اسود را بر رُکن کعبہ نہاد۔

(از مجمل التواریخ)

فرہنگ

برادر زادہ : بھتیجا	نشاید : ایسا نہیں ہونا چاہیے
ترسا : عیسائی	جہود : یہودی
بازرگانی : تجارت	مہربانی : تو مہربان ہے
حجر : پتھر (حجر اسود)	رکن : ستون، بنیاد
حوادث : (حادثہ کی جمع) واردات، آفات	ودیعتہا : امانتیں
	رداء : چادر
	خلاف نہ کردندی : (آپ کی رائے کے) خلاف نہیں کرتے تھے

خلاف کردن : (انہوں نے ایک دوسرے کی) مخالف کی
از وفا و امانت و راستی : وفا، امانت اور سچائی کی وجہ سے

تمرین

۱- مندرجہ ذیل سوالات کے فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- بحیرا چون پیغمبر (ص) را دید ابو طالب را چه گفت ؟

۲- ابو طالب چه جواب دادند ؟

۳- در بنای کعبہ در میان قبائل مکہ چه اختلاف افتاد ؟

۴- آنحضرت (ص) را قبل از وحی رسیدن چه می گفتند ؟

۵- برای رفع اختلاف پیغمبر اکرم (ص) چه کردند ؟

۲- دیدی ، خواندندی ، برگیرند ، نهاد ، رسیدند کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

۲- نہ سالہ اور بیست و پنج سالہ مرکب عددی ہیں۔ آپ ایسے ہی پانچ مرکب عددی بتائیے۔

۳- خالی جگہ پر کیجیے۔

اگر وی چنین او بہ

میر کہ ہمہ و شام او را دشمنند کہ

خواهد بود۔

پس باز گشت و باز آمد گویند نہ سالہ بود و

..... نیز گویند۔

صحبتِ بدن

با بدن کم نشین کہ درمانی خو پذیر است نفسِ انسانی
 طلبِ صحبتِ خسان نکنی تکیہ بر عہدِ ناکسان نکنی
 کہ نکرده است خس و فافا با کس سگ بگاہِ وفا، بہ از ناکس
 بدبد است از چہ نیک دان باشد
 سگ سگ است از چہ پاسبان باشد

(سنائی غزنوی)

فرہنگ

کم نشین ، منشین : مت بیٹھ
 خو پذیر : عادت قبول کر لینے والا
 ناکسان : ذلیل اور گھٹیا لوگ (واحد ناکس)
 بگاہِ وفا : وفا کے وقت، وفا کے لحاظ سے
 درمانی : تو عاجز ہو کر رہ جائے گا
 خسان : کینے اور ذلیل لوگ (واحد خس)
 تکیہ : بھروسا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- شاعر از ہم نشینی بدن چرا منع می کند ؟
- ۲- شاعر چرا می گوید کہ بر عہدِ ناکسان تکیہ نکنید ؟
- ۳- ” سگ سگ است از چہ پاسبان باشد “ یعنی چہ ؟

۲- اس نظم کو نثر میں تبدیل کریں۔

۳- اس نظم میں اسمائے صفت کی نشاندہی کیجیے۔

۴- خالی جگہ پر کیجیے۔

۱- بابدان..... نشین..... درمانی -

۲- خو پذیر..... نفس انسانی -

۳- بدبد..... از چہ نیک..... باشد۔

۴- سنگ سنگ..... از چہ..... باشد۔

۵- ایسے الفاظ بتائیے جن کے معنی مندرجہ ذیل الفاظ کے برعکس ہوں۔

بدان ، کم ، وفا ، نیک ، خسان ، پاسبان

حلال و حرام

حضرت پیغمبرؐ گفت: ہر کہ باک ندارد کہ مال از کجا بہ دست آرد حق تعالیٰ باک ندارد کہ اورا از کجا بہ دوزخ اندازد و گفت: عبادت دہ جزو است نہ جزو از آن طلب حلال است و ہر کہ شب بہ خانہ رود ماندہ از طلب حلال، آمرزیدہ خسپد و بامداد کہ برخیزد حق تعالیٰ از وی خوشنود بود و ہر کہ مالی از حرام کسب کند، اگر بہ صدقہ دہد، نپذیرند و اگر بنہد زاد وی بود تا دوزخ۔

ابوبکرؓ از دست غلامی شربتی خورد و آنگاہ بدانست کہ نہ از وجہ
حلال است۔ انگشت بخلق برد تا قی کرد و بیم آن بود کہ از رنج و سختی آن روح از
وی جدا شود و گفت : خدایا ! بہ تو پناہم از ان قدر کہ در رگہای من ماندہ و
بیرون نیامدہ۔

عبداللہ بن عمرؓ می گوید کہ اگر چندان نماز کنی کہ پشت کوز شود و چندان
روزہ داری کہ چون موی باریک شوی ، سود ندارد و نپذیرند تا از حرام پرهیز نکنی۔
(کیمیای سعادت)

فرہنگ

مانندہ : تھکا ہوا	باک ندارد : وہ نہیں ڈرتا ہے۔
نہ : نو	دہ جزو : دس ہے
خسپد : سوئے گا	آمر زیدہ : بخشا ہوا
برخیزد : اٹھے گا	بامداد : صبح
کسب کند : حاصل کرنے کا	خوشنود بود : خوش ہوگا
وجہ حلال : حلال کی کمائی	زاد : زاد راہ
بتو پناہم : میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں	بیم : خوف، خدشہ
نپذیرند : قبول نہیں کریں گے	کوز : کبڑی، کبڑا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- پیغمبرؐ ما راجع بہ رزق حلال چه گفتند ؟

۲- عبادت چند جزو است ؟

۳- طلب حلال چند جزو است ؟

۴- حضرت ابو بکرؓ چون بدانستند کہ شربت از وجہ حلال نیست چه کردند ؟

۵- برای آنکہ نماز و روزہ مورد قبول افتد، چه باید کرد ؟

۲- باک نداشتن ، بدست آوردن ، خوشنود بودن ، کسب کردن ، جدا شدن ، بیرون آمدن

اور پرهیز کردن کو فعل حال کی صورت میں جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- مندرجہ ذیل افعال کو فعل مجہول میں تبدیل کیجیے۔

بدست آرد ، بہ دوزخ اندازد ، کسب کند ، دانست ، آمرزید

۳- ان الفاظ کے اضداد بتائیے۔

باک ، دوزخ ، حلال ، شب ، رنج ، سختی ، سود

حکایات سعدی

موجب تندرستی

یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را به خدمت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم فرستاد. سالی چند در دیار عرب بود، کسی پیش وی نیامد و معالجتی از وی در نخواست. پیش پیغمبر آمد و کلمه کرد که این بنده را برای معالجت اصحاب به خدمت فرستاده اند. در این مدت کسی التفاتی نکرد. تا خدمتی که بر بنده معین است، بجا آورم. رسول علیه السلام گفت این طائفه را طریقی است که تا اشتها غالب نشود، نخورند و هنوز اشتها باقی بود که دست از طعام بدارند. حکیم گفت. همین است موجب تندرستی. پس زمین ببوسید و برفت.

شکر خدا

پارسایی را دیدم که زخم پلنگ داشت و به هیچ دارو به نمی شد. مدتها در آن رنجور بود و شکر خدای عزوجل علی الدوام گفتی. پرسیدندش که شکرچه می گویی؟ گفت: شکر آنکه به مصیبتی گرفتارم، نه به معصیتی. بلی، مردان خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند.

هنر و سیم و زر

حکیمی پسران را پند همی داد که هنر آموزید که ملک و دولت دنیا اعتبار را نشاید و سیم و زر در محل خطر است، اما هنر چشمه زاینده است و دولت پاینده. اگر هنر مند از دولت بیفتد، غم نباشد که هنر در نفس خود دولت است. هر گجا که رود قدر بیند و در صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند.

فرہنگ

طیبی حاذق : ایک ماہر حکیم	مُلُوك : جمع ملک، بادشاہ
معالجت : علاج	دیار : (دار کی جمع) ملک
معین : مقرر	التفات : توجہ
پلنگ : چیتا	اشتها : خواہش، بھوک
علی الدوام : ہمیشہ	دارورنجور : بیمار
معصیت : گناہ	عزوجل : بزرگ و برتر
در نفس خود : اپنی ذات میں	مردان خدا : اللہ تعالیٰ کے نیک بندے
قدر بیند : اس کی عزت ہوگی	اختیار کنند : اختیار کرتے ہیں، ترجیح دیتے ہیں
چشمہ زاینده : ترقی کرنے والا چشمہ	دست از طعام بدارند : کھانے سے ہاتھ روک لیتے ہیں
	اعتبار را نشاید : بھروسے کے قابل نہیں
	از دولت بیفتد : دولت سے رہ جائے، غریب ہو جائے
	در صدر نشیند : مرکزی جگہ پر بیٹھے گا
	لقمہ چیند : (گرے پڑے) نوالے چنے گا
	زمین ببوسید : (قدیم ایرانی دستور کے مطابق) زمین کو چوم کر سلام کیا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- طیبی حاذق را، کہ بخدمت حضرت محمدؐ فرستاد ؟

۲- طیب پیش پیغمبرؐ چہ گلہ کرد ؟

۳- آنحضرتؐ چہ فرمودند ؟

۴- پارسا چہ گفت ؟

۵- حکیم پسران را چہ پند می داد ؟

۲- ”این بندہ“ اور ”این طاہفہ“ کیسے مرکب ہیں؟ ان کے اجزا کے نام لکھیے اور پانچ مثالیں لکھ کر انہیں

جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- ”تندرستی“ حاصل مصدر ہے۔ ”تندرست“ اسم صفت کے آگے ”ی“ بڑھائی گئی ہے۔

اس ”ی“ کو ”یای مصدری“ کہتے ہیں۔ آپ ایسے پانچ حاصل مصدر لکھیے۔

۴- رنجور، زاینده اور پایندہ کیسے اسم ہیں؟ ان کی تین مثالیں لکھیے۔

ضرب الامثال

از کوزه همان برون تراود که در اوست
 بزرگی به عقل است نه به سال
 جایی که نمک خوری نمکدان مشکن
 چرا عاقل کندکاری که باز آرد پشیمانی

آن را که حساب پاک است از محاسبه چه باك است
 چومی بینی که نابینا و چاه است اگر خاموش بنشیننی گناه است
 خشت اول چون نهد معمار گج تا اثری می رود دیوار گج
 در نومیدی بسی امید است پایان شب سیه سفید است

سالی که نگوست از بهارش پیدا است
 عاقبت جوینده یابنده بود

تونیکی می کن و در دجله انداز که ایزد در بیابانت دهد باز
 قطره قطره جمع گردد و انگهی دریا شود
 مار گزیده از ریسمان سیاه و سفید می ترسد
 مرد آخر بین مبارك بنده ایست

نیش عقرب نه از ره کین است اقتضای طبیعتش این است

(اقتباس از فارسی و دستور، وزارت آموزش و پرورش ایران)

فرہنگ

سسال : سن وسال ، عمر	تراود : ٹپکتا ہے
باك : خوف	مشكن : مت توڑ
خشت : اینٹ	چاہ : کنواں ، گڑھا
نکو : اچھا	پایان : آخر، خاتمہ
عاقبت : آخر کار	پیداست : ظاہر ہے
یابندہ : پانے والا	جویندہ : ڈھونڈنے والا
ایزد : خدا	دجلہ : عراق کا مشہور دریا، یہاں محض دریا مراد ہے
مارگزیدہ : سانپ کا ڈسا ہوا	وانگہی : تب ، پھر
نیش عقرب : بچھو کا ڈنگ	ریسمان : رسی
	کین : کینہ ، دشمنی
	ثریا : آسمان پر سات ستاروں کا جھرمٹ جو انتہائی بلند پر ہوتا ہے۔

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- ”از کوزہ همان برون تراود کہ در اوست“ ، یعنی چہ ؟
- ۲- چرا انسان از بی ادبان ادب می آموزد ؟
- ۳- در شعر ”درنا امیدی بسی امید است“
پایان شب سیہ سفید است“

شاعر نا اُمیدی و اُمید را به چه چیز تشبیه کرده است ؟

۴- ” عاقبت جوینده یا بنده بود “ یعنی چه ؟

۲- تمام ضرب الامثال کوزبانی یاد کیجیے۔

۳- اس سبق میں اسم فاعل، اسم مفعول اور حاصل مصدر کی نشاندہی کیجیے۔

ادب و بی ادبی

از خدا جو یم توفیق ادب	بی ادب محروم ماند از فضل رب
بی ادب تنہانہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
هر چه آید بر تو از ظلمات غم	آن ز بیباکی و گستاخی است ہم
از ادب پُر نور گشت است این فلک	وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

هر کہ گستاخی کند اندر طریق

گردد اندر وادی حیرت غریق

(مولانا روم)

فرہنگ

- آفاق : جمع افق، کنارہ، آسمان، یہاں پر تمام دنیا مراد ہے۔
 از ادب : ادب کی وجہ سے
 ظلمات : ظلمت کی جمع، تاریکیاں
 معصوم : بے گناہ
 ملک : فرشتہ
 گستاخی : بی ادبی
 طریق : راستہ، راہ راست، صراط مستقیم
 آتش زد : اس نے آگ لگا دی۔ مراد ہے اس نے فتنہ و فساد برپا کیا۔

تمرین

- ۱- فارسی میں جواب دیجیے۔
- ۱- ما از خدا چہ می جویم ؟
- ۲- بی ادب از چہ محروم ماند ؟
- ۳- عاقبت کار کسی کہ در راہ راست گستاخی می کند چہ می شود ؟
- ۲- توفیق ادب جستن، محروم ماندن، آتش زدن اور گستاخی کردن کو فعل ماضی قریب کی صورت میں جملوں میں استعمال کیجیے۔
- ۲- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔
- ادب، بی ادب، رب، آفاق، ظلمات، فلک
- ۳- مندرجہ ذیل افعال کی شناخت کیجیے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔
- جویم، ماند، کند، داشت، آید۔

لطائف

طبیعی نادیم

طبیعی را دیدند که هر گاه به گورستان رسیدی رداء بر سر کشیدی. سبب آن را سوال کردند. گفت : از مردگان این گورستان شرم می دارم که بر هر که می گذرم ، ضربت من خورده است و در هر که می نگرم از شربت من مُرده است.

بگذار که پاکیزه بمیرم

بیماری مشرف بر مرگ بود. شخصی که از دهانش بوی ناخوش می آمد بر بالینش نشستہ بود، سر به نزدیک وی می برد و تلقین شهادت می کرد و در رویش نفس می زد. هر چند بیمار روی خود می تافت وی بیشتر الحاح می کرد و سر نزدیک تر می برد. چون بیمار تنگ آمد، گفت : ای عزیز نمی گذاری که پاکیزه و خوش بمیرم یا می خواهی مرگ مرا به هر چه ناپاک و ناخوشتراست بیالایی.

(بهارستان جامی)

فرهنگ

گورستان : قبرستان	رداء : چادر
مشرف بر مرگ بود : قریب مرگ	بالین : سرهانا
بوی ناخوش : ناخوشگوار بو، بدبو	روی می تافت : منہ موڑ رہا تھا
بیشتر الحاح می کرد : اور زیادہ اصرار کر رہا تھا	ناخوشتراست : زیادہ برا

در رویش نفس می زد : اس کے منہ کی طرف منہ کر کے سانس لے رہا تھا، پھونک مار رہا تھا۔
نمی گذاری کہ پاکیزہ و خوش بمیرم : کیا تو مجھے پاک و صاف اور خوش خوش نہیں مرنے
دے گا ؟

تلقین شہادت می کرد : کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کر رہا تھا
ضربت من خورده است : میری چوٹ کھائے ہوئے ہے

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- طیب ہر وقت کہ بہ گورستان می رسید، چہ می کرد ؟
- ۲- طیب چرا از مردگان آن گورستان خجالت می کشید ؟
- ۳- شخصی کہ از دہانش بوی ناخوش می آمد، بر بالین بیمار چہ می کرد ؟
- ۴- چرا بیمار از تلقین شہادت روی می گردانید ؟
- ۵- چون بیمار بہ تنگ آمد، چہ گفت ؟
- ۲- ”برہر کہ می گذرم، ضربت من خورده است و درہر کہ می نگرم از شربت من
مردہ است“ اس عبارت میں ہم قافیہ اور ہم وزن الفاظ کی نشان دہی کیجیے۔
- ۳- بیشتر، نزدیک تر اور خوش تر صفت کی کون سی قسم ہیں ؟
- ۳- خالی جگہ پر کریں۔

۱- بیماری..... بود۔ شخصی کہ..... می آمد..... نشستہ بود۔
سر بہ نزدیک وی..... و..... شہادت می کرد و در..... نفس.....

سگ طمع کار

سگی استخوانی بہ دست آورد۔ آن را بدهان گرفت، تا بہ لانه خود ببرد و بخورد۔ در راه از جوی آبی گذشت۔ وقتی کہ صورت خود را در آب دیدہ خیال کرد، سگی در آب است و او ہم استخوانی در دہان دارد۔ طمع کرد و خواست آن استخوان را ہم برآید۔

اما ہمین کہ دہان باز کرد، استخوانش از دہانش افتاد و آب آن را برد و بہ واسطہ طمع روزی خود را از دست داد۔

(کتاب فارسی، دوم دبستان سازمان کتابهای درسی ایران)

فرہنگ

استخوانی : ایک ہڈی

جوی آبی : ایک ندی

طمع کار : لالچی

لانه : ٹھکانہ (جانور کا)

طمع کرد : اس نے لالچ کیا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- سگ چه بدست آورد ؟

۲- در راه از کجا گذشت ؟

۳- وقتی صورت خود را در آب دید ؟ چه خیال کرد ؟

۴- وقتی دہانش را باز کرد، چه شد ؟

۵- آیا طمع صفت خوبی است ؟

۲- اس داستان کو آسان فارسی میں لکھیے۔

۳- ”سگی“ میں جو ”ی“ ہے، اس کے معنی ہیں ”ایک“۔ اس سبق میں ان الفاظ کی نشان دہی کیجیے۔ جن میں حرف ”ی“ ایک کے معنی میں آیا ہے۔

۴- بدست آوردن ، بدھان گرفتن ، خیال کردن ، باز کردن اور از دست دادن کو فعل مستقبل کی صورت میں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

۵- فارسی میں ترجمہ کریں۔

۱- میں ایک پل سے گزرا۔

۲- اس نے آئینے میں اپنی صورت دیکھی۔

۳- انہوں نے خیال کیا کہ آج چھٹی ہے۔

۴- آپ نے بڑا اچھا موقع ہاتھ سے گنوا دیا۔

۵- یہ دکان صبح آٹھ بجے کھلتی ہے۔

۶- گرفتن ، گذشتن ، آمدن ، خواستن اور ربودن مصدر سے مضارع بنائیے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

در هتل (مکالمه)

(آقای سلیم همراه با پسر دوازده ساله خود نعیم وارد یک هتل اسلام آباد می شود)

آقای سلیم : سلام آقای مدیر !

مدیر هتل : سلام آقا جان . خوش آمدید ، بفرمایید ؟

آقای سلیم : من یک اتاق دو نفره می خواهم .

مدیر هتل : این روزها در هتل ما خیلی شلوغ است . خوش بختانه همین الان یک اتاق دو نفره در طبقه سوم خالی شده است .

آقای سلیم : فرق نمی کند ، فقط می خواهم اتاق خوب و پاک و تمیز باشد .

مدیر هتل : مطمئن باشید که اتاق های ما خیلی پاک و تمیز و از هر لحاظ مجهز اند . اگر می خواهید می توانید اول اتاق را ببینید و بعداً تصمیم بگیرید .

آقای سلیم : احتیاج ندارد . من به گفته شما اطمینان دارم .

مدیر هتل : هر طور میل شما است . لطفاً این فرم را پر کنید .

آقای سلیم : چشم (فرم را می گیرد و در آن نام ، تابعیت ، شغل ، نشانی دائمی و منظور از مسافرت خود را می نویسد)

مدیر هتل : ببخشید آقای سلیم ، شما در این جا چند روز اقامت می فرمایید ؟

آقای سلیم : ما از لاهور آمده ایم و عازم کوه مری هستیم . من به پسرم قول داده بودم که اگر او در امتحان کلاس هفتم شاگرد اول شد ، او را برای گردش راولپندی اسلام آباد ، مری و ایوبیه می برم . فعلاً دو روز این جا می مانیم و موقع بازگشت اگر لازم باشد ، یک روز دیگر توقف می کنیم .

مدیر هتل : بفرمایید کلید اتاق شماره ۲۵۸ - امیدوارم در این هتل به شما خوش بگذرد.

آقای سلیم : متشکرم ، شب بخیر

مدیر هتل : شب شما خوش

گارسُن : بفرمایید ، چه میل دارید ؟

آقای سلیم : (در حالی که صورت غذا نگاه می کند) پسر جان ، شما چه می خورید ؟

نعیم : پدر جان ! من پلو با ماست و شامی می خورم.

آقای سلیم : آقای گارسُن ، برای من خورشفت مرغ و برای پسرم یک بشقاب پلو و

یک پرس شامی بیاورید ضمناً ماست و سالاد هم بیاورید.

گارسُن : اطاعت می شود.

نعیم : (در حال غذا خوردن) به به ! این کباب چقدر خوش مزه است. پدر جان شما

میل نمی فرمایید ؟

آقای سلیم : نخیر عزیزم ، نوش جان

(پس از صرف غذا)

آقای سلیم : (با صدای بلند) آقای گارسُن ! لطفاً صورت حساب بیاورید.

گارسُن : بفرمایید ، صورت حساب.

آقای سلیم : این هم ۲۰۰ روپیه ، ۱۸۰ روپیه مال غذا و ۲۰ روپیه انعام شما.

گارسُن : متشکرم ، خیلی ممنونم.

آقای سلیم : خدا حافظ

گارسُن : شب بخیر.

(دکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

اتاق دو نفرہ : دو بستروں والا کمرہ	آقای مدیر : منیجر صاحب
شلوغ : ہجوم، رش	این روزها : ان دنوں
ہمین آلان : بالکل ابھی	خوش بختانہ : خوش قسمتی سے
فقط : صرف	طبقہ سوم : تیزی منزل
از ہر لحاظ مجہز : ہر طرح سے آراستہ	پاک و تمیز : صاف ستھرا
میل : مرضی	تصمیم بگیرید : فیصلہ کر لیجیے
فرم : فارم	لطفاً : براہ مہربانی
شغل : پیشہ	تابعیت : قومیت، شہریت
منظور از مسافرت : سفر کا مقصد	نشانی دائمی : مستقل پتا
شاگرد اول شد : اول (آیا)	ببخشید : معاف کیجیے گا
فعلاً : فی الحال، سر دست	گردش : سیر
توقف می کنیم : رکیں گے	موقع بازگشت : واپسی کے وقت
شمارہ : نمبر	بفرمایید : لیجیے، فرمائیے وغیرہ
چه میل دارید ؟ : کیا کھانا پسند کریں گے	گارسن : پیرا، پیش خدمت
پلو : پلاؤ	صورت غذا : کھانوں کی فہرست
شامی : شامی کباب	ماست : دھی
پرس : سیٹ	بشقاب : پلیٹ
ضمناً : اس کے ساتھ	خورشت مرغ : مرغ کا سالن

خوش مزہ : لذیذ

اینہم : بیرہے

سالاد : سلاہ

صورت حساب : بل

انعام شما : آپ کی بخشش

وطن

گرامی همچو جان دارم وطن را

وفادار و فدا کارم وطن را

پناہ خویش پندارم وطن را

جدا از خویش نگذارم وطن را

من از جان بیشتر یارم وطن را

بجان و دل پرستاری وطن را

به مهر و الفتش سرشار هستم

مرا پرورد چون مادر در آغوش

نگردد تا جدا از تن روانم

بود میهن پرستی شیوہ من

چو مردان سربکف آیم به میدان

هر آن وقتی کہ در کارم وطن را

(ضیاء محمد ضیاء)

فرہنگ

گرامی : محترم

مہر : محبت

فداکار : قربانی دینے والا

پرستارم : میں خادم ہوں

جان : روح ، زندگی

سرشار : لبالب بھرا ہوا ، مدہوش

پرورد : اس نے پالا پوسا، پروان چڑھایا
 پندارم : میں سمجھتا ہوں
 آغوش : گود
 نگردد : نہیں ہوگی
 روانم : میری روح
 بود : ہوگی
 شویوہ : میرا شعار، پیشہ
 سربکف آیم : سر تھیلی پر رکھ کر آؤں گا
 تن : جسم، بدن
 نگذارم : نہیں چوڑوں گا، نہیں ہونے دوں گا
 میہن پرستی : وطن پرستی
 مرد : جوانمرد
 درکارم وطن را : وطن کو درکار ہوں گا
 من از جان بیشتر یارم وطن را : میں وطن کا زندگی سے (بھی) زیادہ دوست ہوں، میں وطن کو
 اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہوں

تمرین

۱- یہ نظم زبانی یاد کیجیے۔

۲- الفتش، فداکارم، پندارم، نگذارم، یارم اور کارم میں ”ضمائر“ کی نشاندہی کیجیے اور ان کی قسمیں بتائیے۔

۳- پرستار اور فداکار ”اسم فاعل ترکیبی“ ہیں۔ ایسے چند اور اسم فاعل ترکیبی بتائیے۔

۴- اس نظم کے تمام اشعار کو نثر میں تبدیل کیجیے۔

۵- جان، دل، الفت، وفادار، تن، روان، بیشتر، یار اور میہن کے ہم معنی الفاظ بتائیے۔

میهمان نوازی

یکی از خلفای بنی عباس به سفری می رفت. اندک اندک باران در راه، آغاز باریدن کرد. از دور خیمه ای نمودار شد، به طرف آن خیمه رفت، غلامی همراه او بود. چون به نزدیک خیمه رسیدند، صاحب خیمه استقبال کرد، پای افزار ستاند و آب آورد تا دست و پای را شستند، از زن پرسید چیزی هست که برای این بزرگ از آن شام فراهم کنیم؟ گفت: چیزی نیست جز آن بز که پسرت را شیر می دهد. گفت: برو بز را بیاور تا بسمل کنم. زن گفت: اگر چنین کنیم، پسرک از بی شیری هلاک می شود.

مرد گفت: راست است، اما من عار دارم که میهمان امشب بی شام بخسپد. خدای بزرگ این طفلک را بی روزی نگذارد. زن رفت و بز را از چراگاه آورد و مرد بز را ذبح کرد و زن آن را پخت و پیش آورد تا خوردند و نماز خفتن کردند و خفتند.

چون بامداد برخاستند و نماز بامداد کردند. خلیفه آمده از غلام پرسید که چند دینار داری؟ گفت: پانصد دینار، گفت: برو بدین مرد صاحب خیمه ده تا برگ خویش سازد. غلام گفت: ای خداوند بهای بز دیناری نباشد. یکی دو سه دینار به او ده که مرد ترا نشناسد. گفت: اگر او مرا نشناسد، من که خود را می شناسم. او با وجود درویشی خود از همان بز که داشت بگذشت، اگر پانصد دینار به او دهم هنوز عشر مال خود را بدو نداده باشم، پس او را بر من ترجیح باشد. ای غلام، برو و پانصد دینار زر بدو ده و بسیار معذرت بخواه او پانصد دینار بدو داد و معذرت خواست.

فرہنگ

خلفای بنی عباس : عباسی خاندان کے خلفاء جن کا سلسلہ نسب آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباس سے ملتا تھا۔	صاحب خیمہ : خیمے کا مالک
انڈک انڈک : آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی	پای افزار : جوتا
ستاند : لیا یعنی اتروایا	شام : رات کا کھانا
بسمل کنم : ذبح کروں	پسرك : چھوٹا بیٹا
من عاردارم : مجھے شرم آتی ہے	نماز خفتن کرد ند : انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی
نماز بامداد : فجر کی نماز	خداوند : آقا
درویشی : مفلسی	بہای بز : بکری کی قیمت
عشر : دسواں حصہ	ترجیح : برتری

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- چرا یکی از خلفای بنی عباس بہ خیمہ ای پناہ برد ؟
- ۲- صاحب خیمہ چہ کار کرد ؟
- ۳- صاحب خیمہ چگونہ برای میہمان شام فراہم کرد ؟
- ۴- غلام بہ خلیفہ چہ پیش نہاد کرد ؟
- ۵- خلیفہ بہ غلام چہ جواب داد ؟
- ۲- پسرك اور طفلك کیسے اسم ہیں؟ ایسے پانچ اسم لکھ کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- ”پانصد دینار“ اور ”سہ دینار“ کیسے مرکب ہیں؟ ایسے پانچ مرکب لکھ کر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

۴- خالی جگہ پر کریں۔

راست اما غار دارم کہ امشب بی بحسب
 خدای این را بی روزی نگذارد - زن رفت از
 آورد و مرد ذبح کرد - و زن آن را و
 تا خوردند کردند و چون برخواستند و کردند۔

حضرت عثمان غنیؓ

حضرت عثمان بن عفانؓ سومین خلیفہ حضرت رسول مقبولؐ بودند۔ ایشان شش سال بعد از واقعه اصحاب فیل متولد شدند۔ سی ساله بودند کہ مشرف به اسلام شدند۔ کمی بعد از آن حضرت پیغمبرؐ دختر خود حضرت رقیہؓ را بہ زوجیت ایشان دادند۔ اول با همسر خود بہ حبشہ و بعد بہ مدینہ ہجرت کردند۔ گویا جزو نخستین کسانی بودند کہ در راہ خدا ہجرت کردند۔ آن دہ صحابہؓ را کہ حضرت رسول اکرمؐ بشارت جنت دادند ”عشرہ مبشرہ“ می گویند۔ حضرت عثمانؓ نیز یکی از آنها بودند۔ روزی کہ مژدہ فتح در غزوہ بدر بہ مدینہ رسید، همسر ایشان حضرت رقیہؓ فوت کردند۔ چندی بعد حضرت رسول مقبولؐ دختر دوم خود حضرت ام کلثومؓ را بہ حضرت عثمانؓ دادند۔ این بود کہ بہ لقب ”ذوالنورین“ معروف شدند۔ بعد از شہادت حضرت عمرؓ، مسلمانان حضرت عثمانؓ را خلیفہ انتخاب کردند۔

قبرص، افریقای شمالی، خراسان، ترکستان، طبرستان، ارمنستان، آذربائیجان وغیرہ در زمان ایشان فتح شدند۔
ایشان مردی ثروت مند بودند و اغلب در راه دین بی دریغ خرچ می کردند تا اینکه به اسم غنی معروف شدند۔

(دکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

مژده : خوش خبری	همسر : بیوی
این بود کہ : یہ (جہ) تھی کہ	چندی بعد : کچھ عرصہ بعد
ثروتمند : دولت والا، امیر	ذوالنورین : دوروشنیوں والا
معروف : مشہور	اغلب : اکثر و بیشتر
نخستین کسانوں کہ : سب سے پہلے لوگ جنہوں نے	
عشرہ مبشرہ : وہ دس صحابہ جن کو آنحضرتؐ نے جنت کی بشارت دی تھی	
غزوہ : وہ جنگ جس میں آنحضرتؐ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو۔	

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- حضرت عثمانؓ کی و در کجا متولد شدند ؟

۲- چرا حضرت عثمانؓ بہ لقب ”ذوالنورین“ معروف شدند ؟

۳- حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ کہ بودند ؟

۴- قبل از شہادت حضرت امام حسینؑ بزرگ ترین حادثہ دردناکی چہ بود ؟

۲- متولد شدن ، ہجرت کردن ، بشارت دادن ، فوت کردن اور معروف شدن کو فعل ماضی مطلق کی صورت میں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- خالی جگہیں پر کیجیے :

آن دہ صحابہ را کہ بشارت جنت دادند می گویند

..... اغلب در راہ دین تا این کہ باسم معروف شد۔

۴- مردی ثروت مند اور غنی کی ”می“ میں کیا فرق ہے؟ پانچ مزید مثالیں دے کر اس فرق کو واضح کیجیے۔

روباہ و خروس

روزی روباہی از کنار دہی می گذشت۔ چشمش بہ خروسی افتاد کہ دانہ

می چید۔ پیش رفت و سلام کرد و گفت : پدرت را خوب می شناختم۔ بسیار خوش

آواز بود و از آوازش لذت می بردم۔ تو چہ طور می خوانی ؟

خروس گفت : اکنون می بینی کہ من ہم مانند پدرم خوش آواز ہستم۔ فوری چشم ہا

را بست۔ بالہا را بہ ہم زد و آواز بلندی سرداد۔ روباہ برجست و او را بہ دندان گرفت

و فرار کرد۔

سگ های ده که دشمن روباه بودند، او را دنبال کردند۔ خروس که جانش در خطر بود، به فکر چاره افتاد۔ به روباه گفت : اگر می خواهی که از دست سگها آسوده شوی ، فریاد کن و بگو که این خروس را از ده شما نگرفته ام۔ روباه با آن همه زیرکی ، فریب خورد۔ همین که دهان باز کرد، خروس بالای درختی پرید۔
 روباه بی چاره که لقمه چربی را از دست داده بود، با ناامیدی به خروس نگاهی کرد، و گفت : تقریب بر دهانی که بی موقع باز شود۔
 خروس هم گفت : تقریب بر چشمی که بی موقع بسته شود۔

(کتاب فارسی، کلام دوم، سازمان کتابهای درسی ایران)

فرهنگ

روباه : لومڑی

خروس : مرغ

دانه می چید : چک رہا تھا

اکنون : ابھی، فوری، فوراً

بالہا را بہ ہم زد : پر پھٹ پھٹائے یا پھڑا پھڑائے

تقریب : لعنت

آسودہ شوی : تو آسودہ ہو جائے۔ نجات پائے

فریاد کن : چلایا پکار

با آن همه زیرکی : اس تمام عقل مندی کے باوجود

فریب خورد : وہ دھوکہ کھا گئی

آواز بلندی سرداد : اونچی آواز نکالی

لقمہ چرب : تر نوالہ

روباه بی چاره : بیچاری لومڑی

سردادن : رہا کرنا، چھوڑنا، خارج کرنا، نکالنا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- روباه بہ چه صفتی معروف است ؟
- ۲- چرا روباه از آواز پدر خروس تعریف کرد ؟
- ۳- آیا فقط این خروس در وقت خواندن چشمہایش را می بست ، یا ہمہ خروسہا عادت دارند ؟
- ۴- بنظر شما روباه چرا فریب خورد ؟
- ۵- شما از این درس چه نتیجہ گرفتید ؟
- ۲- مندرجہ ذیل کلمات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

اکنون ، فوری ، سرداد ، برجست ، ہمین کہ ، نفرین

۳- یہ پوری کہانی سلیس فارسی میں لکھیے۔

۴- خالی جگہیں پُر کیجیے۔

خروس اکنون کہ من مانند خوش آواز
ہستم - فوری را بالہارا زد و آواز
سرداد۔

جوجہ نافرمان

گفت با جوجہ مرغی ہشیار کہ ز پہلوی من مرو بہ کنار
 گربہ را بین کہ دم علم کردہ گوشہا تیز و پشت خم کردہ
 جوجہ گفتا کہ مادرم تر سوست بخیالش کہ گربہ ہم لولوست
 گربہ حیوان خوش خط و خالیست فکر آزار جوجہ ہرگز نیست
 سہ قدم دور تر شد از مادر آمدش آنچه گفتہ بود بہ سر
 گربہ ناگاہ از کمین برجست گلوی جوجہ را بدنندان خست
 بدہن برگرفت و رفت چو باد مرغ بیچارہ در پیش افتاد
 گربہ از پیش و مرغ از دنبال نالہ ہا کرد و زد بسی پروبال

لیک چون گربہ جوجہ را بر بود
 نالہ مادرش ندارد سود

(پروین اعتصامی)

فرہنگ

جوجہ : چوزہ
 مرو بہ کنار : ایک طرف (دور) مت جا
 لولو : ہوا
 ہشیار : عقل مند
 دم علم کردہ : دم اٹھاتے ہوئے
 کمین : گھات
 بر بود : لے اُڑی
 دنبال : پیچھے
 سود : فائدہ

خوش خط و خال : اچھے خدو خال والا، خوبصورت

مرغکی : ایک چھوٹا پرندہ، ایک بے چاری مرغی

درپیش افتاد : درپی او افتاد، اس کے پیچھے لپکی

بدندان خست : دانتوں سے چبا کر زخمی کر ڈالا

زدبسی پروبال : بہت بال و پر پھڑا پھڑائے، بہت ہاتھ پاؤں مارے

فکر آزاد : بفکر آزار، درپے آزار، آزار پہنچانے کی فکر میں

گوشہا تیز و پشت خم کردہ : کان کھڑے کیے ہوئے اور کمر جھکائے ہوئے یعنی حملے کے لیے تیار

تمرین

۱- جو جہان فرمان کی حکایت اپنے لفظوں میں فارسی میں لکھیے۔

۲- مرغک میں ”ک“ تفسیر کا ہے۔ اس قسم کی تین مثالیں اور لکھیے۔

۳- بہ کنار رفتن، چشم بہم زدن، بسر آمدن، از کمین برجستن اور پروبال زدن کو فعل ماضی بعید

کی صورت میں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

۴- مادرش، آمدش، پیش اور خیالش میں کیسی ضمیریں اور کس کس حالت میں استعمال ہوتی ہیں۔

۵- ”مرو“ کیسا فعل ہے؟ گفتن اور دیدن سے یہ فعل بنائے۔

لاك پشتِ احمق

دو مرغابی و یک لاک پشت مدتها در آب گیری زندگی می کردند و هر سه با هم دوست شده بودند. اتفاقاً آب آبیگر بسیار کم شد، چنان که مرغابی ها دیگر نمی توانستند آنجا بمانند. تصمیم گرفتند که به جای پُر آب تر بروند. برای خدا حافظی پیش لاک پشت رفتند. لاک پشت ایند وه گین شد و گفت: من هم از کمی آب در رنجم و هم دوری شما برایم سخت است. شما که دوست من هستید فکری بکنید و مرا هم با خود ببرید.

مرغابی ها جواب دادند: ما نیز از دوری تو بسیار دل تنگ می شویم و هر جا که برویم بی توبه ما خوش نمی گذرد. اما بردن تو بسیار مشکل است، زیرا ما می توانیم پرواز کنیم و تو نمی توانی.

لاک پشت بسیار غمگین شد. مرغابی ها مدتی فکر کردند، پس از آن گفتند: تورا می بریم بشرط آنکه قول بدهی هر چه گفتیم بپذیری.

لاک پشت پذیرفت. مرغابی ها چوبی آوردند و به او گفتند: ما دو سر چوب را بمتقار می گیریم و تو هم باید میان آن را با دهانت بگیری. به این ترتیب هر سه پرواز خواهیم کرد. اما باید مواظب باشی که در موقع پرواز کردن هرگز دهانت را باز نکنی. لاک پشت گفت: هر چه بگوئید می پذیرم.

مرغابی ها به پرواز درآمدند و لاک پشت را هم با خود بردند. وقتی که به بالای شهر رسیدند، ناگهان چشم مردم به آنها افتاد. همه آنها را بهم نشان دادند و گفتند: لاک پشت را ببینید که هوس پرواز کرده است!

لاک پشت ساعتی خاموش ماند. اما وقتی که دید گفتگو و غوغای مردم تمام

نمی شود، بی طاقت شد و فریاد زد:

”خدا کند کور شود هر آن که نمی تواند مراد را در حال پرواز ببیند.“
همین که دہان گشود۔ از بالا بہ زمین افتاد۔

(کتاب فارسی کلاس دوم دبستان، سازمان کتاب ہای درسی ایران)

فرہنگ

آبگیر : تالاب	لاک پشت : کچھوا
اندوہ گین : غمگین	نمی توانستند آنجا بمانند : وہاں نہیں رہ سکتے تھے
دل تنگ : اداس	تصمیم گرفتند : انہوں نے ارادہ کیا
برویم : ہم جائیں گے	بما خوش نمی گذرد : ہمیں خوشی نہیں ملے گی
بپذیری : تو قبول کرے گا	فکری بکنید : کوئی تدبیر سوچو
منقار : چونچ	پذیرفت : قبول کر لیا
ہمیں کہ : جو نہیں کہ	باید مواظب باشی : تجھے خیال رکھنا چاہیے
در موقع پرواز : اڑتے وقت	ہمہ آنہارا بہم نشان دلاند : سب نے انہیں ایک دوسرے کو کھلایا
	بی طاقت شد : بے چین ہو گیا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- چہ کسی در آب گیر زندگی می کرد ؟

- ۲- چرا مرغابی ہا دیگر نتوانستند در آب گیر بمانند ؟
- ۳- وقتی کہ مرغابی ہا از لاک پشت خدا حافظی می کردند، او چہ گفت ؟
- ۴- چرا بردن لاک پشت برای مرغابی ہا کار مشکلی بود ؟
- ۵- از این داستان چہ نتیجہ گرفتید ؟
- ۲- اس سبق میں سے مرکب عددی چنیے۔
- ۳- کلمات ذیل کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔
- آب گیر ، تصمیم ، پذیرفت ، منقار ، اتفاقاً
- ۴- اس داستان کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- ۵- زندگی کردن ، اندوہ گین شدن ، فکر کردن ، مواظب بودن ، قول دادن ، باز کردن ، پرواز در آمدن اور تمام شدن کو مختلف افعال کی صورت میں جملوں میں استعمال کیجیے۔
- ۶- دوست ، بسیار ، پیش ، رنج ، دوری اور گشود کے متضاد الفاظ بتائیے۔

عید قربان

مسلمانان سالی دو تا عید دارند ، یکی عید فطر کہ اول شوال است و دومی عید قربان کہ دهم ذی الحجہ است۔ روزی حضرت ابراهیم (ع) در خواب دیدند کہ پسر عزیز خود اسمعیل (ع) را کہ هنوز کوچک بود ، ذبح می کنند۔ دو سه روز متوالی این خواب را دیدند۔ روز سوم با پسرش مشورت کردند۔ گفت پدر جان ! آنچه خداوند به

شما امر داده، مطابق آن عمل کنید. من در برابر خواست خدا و فرمان شما گردن می نهیم. ان شاء الله مرا صابر خواهید یافت. پس حضرت ابراهیم (ع) پسر را در صحرا برده خوابانید و چشم های خود را نیز با پارچه بست و کارد را به گردن لخت جگر خود گذاشته خواست که او را ذبح کنند، ولی کارد کارگر نیفتاد. چشم که باز کردند، دیدند که اسمعیل (ع) به سلامت است و کنار گوسفندی ایستاده است.

حضرت ابراهیم (ع) به دستور خدای تعالی آن گوسفند را ذبح کردند. به یاد بود این سنت ابراهیمی (ع) است که مسلمانان این روز را جشن می گیرند و در راه خدا قربانی می کنند.

روز عید، بعد از نماز فجر همه کس از پیر و جوان آب تنی می کنند. لباس نو و شیک به تن می کنند. عطر می زنند و الله اکبر گویان به طرف عید گاه می روند. بعد از نماز عید همه کس خویشاوندان و دوستان خود را بغل می کنند و "عید مبارک" می گویند. وقتی به خانه های خود بر می گردند، در راه خدا قربانی می کنند. قربانی نشانه این است که ما در اطاعت خداوند تعالی از هیچ گونه فداکاری دریغ نخواهیم کرد. گوشت را سه قسمت می کنند. یک قسمت برای خود نگه میدارند، یک قسمت به خویشاوندان و دوستان و همسایه ها می فرستند و قسمت سوم به فقرا و مساکین می دهند.

وقتی همه مسلمانان جمع شده با هم نماز عید می خوانند، وحدت خود را نشان می دهند.

فرہنگ

متوالی : مسلسل	سالی دو : ایک سال میں دو
خوابانید : لگا دیا	در برابر خواست خدا : مشیت خداوندی کے سامنے
بیاد بود : یادگار کے طور پر	گردن می نہم : گردن جھکاتا ہوں
آب تنی می کنند : نہاتے ہیں	کارد کارگر نیفتاد : چھری کارگر نہ ہوئی
به تن می کنند : پہنتے ہیں	کنار گوسفندی : ایک بھیڑ کے پاس
شیک : خوبصورت	جشن می گیرند : جشن مناتے ہیں
خویشاوندان : رشتہ دار	گویان : کہتے ہوئے
قسمت : حصہ	عطر می زنند : خوشبو لگاتے ہیں
نشانه : نشانی، علامت	بغل می کنند : بغل گیر ہوتے ہیں
نگہ می دارند : رکھ لیتے ہیں	هیچ گونه فدا کاری : کسی قسم کی قربانی
	نشان می دهند : مظاہرہ کرتے ہیں

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- مسلمانان سالی چند تا عید دارند ؟
- ۲- حضرت ابراہیمؑ در خواب چه دیدند ؟
- ۳- حضرت اسماعیلؑ به پدر خود چه جواب دادند ؟

۴- مسلمانان روز عید چہ می کنند ؟

۵- قربانی ، سنت کیست ؟

۱- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

مسلمانان ، پسر ، فرمان ، دوستان ، حویشاوندان

۲- ذبح کردن ، مشورت کردن ، امر دادن ، عمل کردن اور جشن گرفتن کو مختلف افعال کی صورت میں جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

۱- عید قربان کے روز مسلمان قربانی کرتے ہیں۔

۲- حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔

۳- فرماں بردار بیٹے نے کہا : ابا جان ! میں مشیت ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

۴- عید کے روز سب لوگ نئے کپڑے پہنتے ہیں۔

۵- نماز کے بعد سب لوگ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو گلے لگاتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام عم زادہ حضرت رسولؐ و فرزند ابو طالب بودند۔ ولادت مبارک ایشان در خانہ کعبہ اتفاق افتاد کہ سعادتِ است بزرگ و آموزش و تربیت ایشان تحت سرپرستی حضرت محمدؐ انجام گرفت۔ اولین کسی کہ از مکہ بہ پیغمبرؐ ایمان آورد، حضرت علیؑ بودند۔ شبی کہ حضرت رسولؐ بہ مدینہ ہجرت فرمودند،

ایشان بودند که بر بستر حضرت پیغمبر خوابیدند و از فداکاری دریغ نورزیدند. دو سه روز بعد حضرت علی نیز، امانت های مردم مکه را پس داده، به مدینه هجرت کردند. حضرت علی در شجاعت و دلیری سرآمد روزگار بودند. در تمام جنگ های ابتدایی اسلام مخصوصاً در جنگ خندق و خیبر طوری دلیرانه جنگیدند که آنحضرت لقب "اسد الله" یعنی شیر خدا به ایشان عطاء فرمودند و شمشیری به ایشان دادند که اسم آن "ذوالفقار" بود.

در مدینه منوره حضرت پیغمبر دختر خود فاطمه را به حضرت علی دادند و فرمودند که من از خانواده خود بهترین کسی را بعنوان شوهر شما انتخاب کردم. از بطن حضرت فاطمه الزهراء خداوند متعال دو پسر نامدار یعنی حضرت حسن و حضرت حسین به حضرت علی عطاء فرمود.

پس از شهادت حضرت عثمان خلافت به حضرت علی رسید.

حضرت علی هر کاری را برای رضای الهی انجام می دادند. باری در جنگ با کفار کافری را از پا در آوردند و برسینه اش سوار شدند تا او را بکشند. آن سفله که از زندگیش مایوس بود، تف به روی حضرت علی انداخت. فوری پائین آمدند. کافر پرسید چرا مرا رها کردید. بایستی بیشتر خشم می گرفتید. فرمودند که من ترا در راه خدا می کشتم، تف که انداختی ترسیدم مبادا ترا به خاطر خودم بکشم.

حضرت علی در علم و عرفان نیز یگانه روزگار بودند. حضرت پیغمبر ایشان را "باب مدینه العلم" می فرمودند. خلاصه صاحب فضیلت های بی شماری بود. لباس ساده می پوشیدند. غذای ساده می خوردند. روزها اغلب روزه می داشتند و شب ها به عبادت می پرداختند.

فرہنگ

آموزش : تعلیم	اتفاق افتاد : واقع ہوئی
فداکاری : قربانی	سعادت : خوش نصیبی، نیک بختی
دریغ ورزیدن : مضائقہ کرنا	مشرف شدن : شرف پانا، عزت حاصل کرنا
اعطاء فرمودن : بخشنا، دینا	پس دادن : واپس کرنا
اغلب : اکثر	خلاصہ : مختصر یہ کہ
سرآمد : سربر آوردہ، ممتاز، سب سے نمایاں	پرداختن : مشغول ہونا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- ولادت مبارک حضرت علیؑ در کجا اتفاق افتاد ؟
- ۲- تعلیم و تربیت شان تحت سرپرستی کہ انجام گرفت ؟
- ۳- آنحضرتؐ چه لقبی به حضرت علیؑ اعطاء فرمودند ؟
- ۴- لقب حضرت فاطمہؑ چیست ؟
- ۵- حضرت علیؑ شب ہجرت رسول اللہؐ چه کردند ؟
- ۲- ”کسی کہ“ ، ”طوری کہ“ اور ”شی کہ“ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔
- ۳- خالی جگہ پر کیجیے۔

۱- آموزش و تربیت ایشان

۲- آنحضرتؐ اسدالله شیر خدا بایشان
فرمودند-

۳- حضرت پیغمبرؐ را می فرمودند

علم و هنر

کودکی گفت من چه کار کنم
تا به آن کار افتخار کنم
گفتمش علم و معرفت آموز
تا شب محنت تو گردد روز

علم باشد دواى هر رنجى
علم باشد کلید هر گنجى
گیرمت در جهان بسى باشى
علم آموز تا کسى باشى
آدمى را اگر هنر باشد
به که تا مال و سیم و زر باشد
هر کسى زنده است روزى چند
تا ابد زنده است دانش مند

علم نگر رہ بہ گجامی بُرد
تا گرہ ماہ ترا می بُرد
ہر کسی از علم و ہنر سُود بُرد
راہ بہ سر منزل مقصود بُرد

(عباس شہری)

فرہنگ

افتخار کردن : فخر کرنا	چکار : چکار، کون سا کام
محنت : رنج، تکلیف	معرفت : (خدا کی) پہچان، دانش
گیرمت : میں تسلیم کرتا ہوں کہ تو	کلید : چابی
دانش مند : عالم	در جہان بسی باشی : دنیا میں بہت دیر زندہ رہے گا
سیم و زر : سونا، چاندی، دولت	ابد : ہمیشہ
سُود بُردن : فائدہ حاصل کرنا	کسی باشی : صاحب حیثیت آدمی بن جائے

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- در این شعر صحبت از چیست ؟
- ۲- کودکی از شاعر چه پرسید ؟
- ۳- شاعر چه جواب داد ؟

۴- چرا هنر و علم بهتر از مال است ؟

۵- "علم باشد کلیدِ هر گنجی" یعنی چه ؟

۲- پہلے دو شعر خوش خط لکھیے۔

۳- مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

علم، سود، دانش مند، دوا، رنج

۴- ان جملوں کو مکمل کیجیے :

۱- علم دوايِ ہر رنجی

۲- انسان با استفاده از علم به کرۂ ماہ

۳- کودکی گفت

۴- ہر کسی

۵- راہ بہ سر منزل

هیچ چیز بدون مصلحت نیست

عمو چراغ دین، یک گاو شیرده داشت۔ این گاو، شیر همهٔ خانواده را می داد۔ عمو چراغ دین، بیشتر اوقات مقداری از شیر او را می فروخت۔ گاو او شاخهای بلند داشت۔ هر وقت که خشمگین می شد، به هر کس و هر چیز که نزدیکش بود، شاخ می زد۔ عمو چراغ دین بارها خواسته بود که نصف شاخهای او را ببرد۔ ولی هر بار کاری پیش آمده بود۔

یک روز تابستان عمو چراغ دین به دخترش گفت : بیا سکینه جان ، این گاو و گوساله را کنار رود خانه ببر تا بچرند. سکینه آنها را کنار رود خانه برد. گاو و گوساله بچرند مشغول شدند، سکینه هم بازی می کرد. در این وقت دید که حیوانی در بوته ها می جنبید. خیال کرد که سگ شان " موتی است " صدا کرد :
موتی ! موتی !

ناگهان گاو به طرف سکینه و گوساله دوید. سکینه از ترس به درختی تکیه داد. گوساله جلو او ایستاده و گاو هم پشتش را به آنها کرد ، سرش را پائین انداخت و با دستهایش مشغول کندن زمین شد و خود را برای حمله آماده کرد. حیوانی که در میان بوته ها بود، گرگ بود ، نه موتی .

گرگ یک بار به سرگاؤ پرید ، ولی فوری عقب جست. معلوم بود که نوک شاخ به شکمش خورده است. سکینه از ترس به درخت چسبیده بود و فریاد می زد. دهقانانی که در آن نزدیکی ها مشغول کار بودند ، صدای سکینه و گاو را شنیدند و به کمک آن ها دویدند.

گرگ همین که چشمش به مردم افتاد ، پا به فرار گذاشت و در میان بوته ها نا پدید شد. عمو چراغ دین از نجات دختر و گاو و گوساله اش بسیار خوش حال شد و خدا را شکر کرد که شاخ گاو را نبریده بود.

فرهنگ

خانواده :	خاندان	شیر ده :	دودھ دینے والی
گوساله :	گائے کا بچہ	خشمگین می شد :	غصے میں آتی تھی
شاخ های بلند :	لبے سینگ	رود خانه :	دریا

می جنبد : بل رہا ہے

پرید : اچھلا، چھیٹا

دھقانان : کسان

بچرند : چریں

در بوتہ ها : جھاڑیوں میں

مشغول کنندن : کھودنے میں مصروف

عقب جست : وہ پیچھے اچھلا

به شکمش خودره است : اس کے پیٹ میں چھبی ہے

پا به فرار گذاشت : بھاگ گیا، راہ فرار اختیار کی

ناپدید شد : اوجھل ہو گیا، چھپ گیا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- گاو عمو چراغ دین چه فایده ای داشت ؟

۲- گاو عمو چراغ دین چه عیبی داشت ؟

۳- گاو چه وقت ها شاخ می زد ؟

۴- گاو چطور ٹگرک را عقب راند ؟

۵- چرا عمو چراغ دین خدا را شکر کرد ؟

۲- مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

شیردہ، خانوادہ، خشمگین، مشغول، بوتہ ها

۳- سیکنہ اور چراغ دین کیسے اسم ہیں اور گاو و گوسالہ کیسے ؟ اس سبق میں اسمائے خاص اور اسمائے عام کی

نشاندہی کیجیے۔

۴- ”گاو شیردہ“ اور ”شاخ های بلند“ کیسے مرکبات ہیں ؟ ایسے ہی تین اور مرکبات بنائیے۔

احترام به پرچم ملی

عالیه روزنامه را باز کرد. بالای صفحه اول آن عکس افسری را دید که به پرچم سلام می کند. مدتی به این عکس نگاه کرد. پدرش پرسید: دختر جان! به چه چیز این طور با دقت نگاه می کنی؟

عالیه گفت: با با جان! چرا افسران به پرچم سلام می کنند؟ راستی من هنوز نمی دانم که پرچم برای چیست؟

پدر گفت: دختر جان! پرچم نشان وجود کشور است. افسری که پرچم را سلام می کند، قسم می خورد که در خدمت به کشور و حفظ آن بکوشد. در مسابقه های ورزشی بین المللی ورزش کاران هر کشور با پرچم خود به میدان ورزش وارد می شوند و مردم از هر پرچم می فهمند که هر دسته از ورزش کاران از چه کشوری هستند. در این مسابقه ها وقتی که ورزش کاران ما با پرچم خود وارد میدان می شوند، پاکستانی ها که در آنجا هستند از شوق فریاد می کشند و زنده باد می گویند، یعنی زنده باد پاکستان.

عالیه گفت: پدر جان! حالا فهمیدم ما باید به پرچم پاکستان احترام بگذاریم و هر جا که پرچم پاکستان برافراشته شود باید فوری به حال احترام بایستیم و حرکت نکنیم.

(اقتباس از کتاب سوم دبستان، سازمان کتاب های درسی ایران)

فرہنگ

روزنامہ : اخبار	پرچم ملی : قومی پرچم
مدتی : خاصی دیر تک	بالای صفحہ اول : پہلے صفحے کا بالائی حصہ
نشان : علامت، نشانی	عکس : فوٹو، تصویر
مسابقہ ورزشی : اٹھلیٹک کا مقابلہ	مسابقہ : مقابلہ، میچ
میدان ورزش : کھیل کا میدان	بین المللی : بین الاقوامی
ورزش کار : کھلاڑی	دستہ : ٹیم، گروہ
از شوق : جوش و خروش سے	کشور : ملک
برافراشتہ شود : بلند کیا جائے	فریاد می کشند : چلاتے ہیں، نعرہ لگاتے ہیں
فرزند : بیٹا یا بیٹی	باید احترام بگذاریم : ہمیں احترام کرنا چاہیے
	بادقت نگاہ می کنی : تو غور سے دیکھ رہی ہے
	راستی : ہاں تو، یہ لفظ عام طور پر جملے کے شروع میں تکیہ کلام کے طور پر استعمال ہوتا ہے

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- عالیہ بہ چہ چیز مدتی نگاہ می کرد ؟
- ۲- عالیہ چہ چیز را هنوز نمی دانست ؟
- ۳- پرچم نشان چیست ؟

۴- آیا فقط کشور ما پرچم دارد ؟

۵- در مسابقہ های ورزشی بین المللی ، مردم ورزش کاران ہر کشوری را از چہ چیز می شناسد۔

۲- باز کردن ، نگاہ کردن ، وارد شدن ، فریاد کشیدن ، احترام گذاشتن ، برافراشتہ شدن کو فعل ماضی شکلیہ کی صورت میں جملوں میں استعمال کیجیے۔

۳- باز کرد ، وارد می شوند ، فریاد می کشند ، برافراشتہ شود اور بکوشد کیسے افعال ہیں ان کے گردان کیجیے اور اس سبق میں استعمال ہونے والے تمام افعال کی نشاندہی بھی کیجیے۔

۴- فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

۱- آپ کس چیز کو اتنے غور سے دیکھ رہے ہیں ؟

۲- ہم پرچم کا اتنا احترام کیوں کرتے ہیں ؟

۳- پرچم ملک کے وجود کی علامت ہے۔

۴- کھلاڑی کھیل کے مقابلوں میں اپنے قومی پرچم کے ساتھ وارد میدان ہوتے ہیں۔

۵- پاکستانی پرچم میں دو رنگ ہیں ، سبز اور سفید۔

در خیاط خانہ (مکالمہ)

(حامد و محمود از یک پارچہ فروشی پارچہ خریدند و وارد یک خیاطی شدند کہ

رو بروی آن پارچہ فروشی بود)

خیاط : سلام آقای حامد ! خوش آمدید چطور شد که امروز یادی از ما کردید؟

حامد : سلام آقا ! حال شما چطور است ؟

خیاط : متشکرم ، خوب است . چه فرمایشی دارید ؟

حامد : می خواهم برای من یک دست لباس و دو تا پیراهن و برای برادر کوچکم دو تا شلوار و سه تا پیراهن تابستانی بدوزید .

خیاط : ببینم چه نوع پارچه لباس انتخاب فرمودید . (حامد پارچه لباس را روی میز پهن می کند) متری چند خریدید ؟

حامد : متری شصت روپیه . بنظر شما چه طور است ؟

خیاط : بسیار قشنگ است . رنگش نه خیلی تیره است ، نه خیلی روشن . نه زیاد نازک است ، نه زیاد کلفت .

حامد : برای لباس من چند متر پارچه لازم است ؟

خیاط : دو متر و پنجاه سانتیمتر .

حامد : این پارچه سه متر است .

محمود : برادر جان ! اگر شما اجازه بفرمایید می خواهم با این نیم متر اضافی برای خودم یک جلیقه درست کنم .

حامد : بسیار خوب ، من حرفی ندارم .

خیاط : کت تان چه مدل و پاچه شلوار چند سانتیمتر باشد ؟ حتماً مُد روز می خواهید ؟

حامد : نه آقا . لازم نیست ، هر چیزی که مُد روز باشد ، خوب باشد . می خواهم کت من سه دکمه ، یقه کوتاه ، پشت کت یک چاک ، جیبها از رو باز و پاچه شلوارم نه زیاد تنگ و نه زیاد گشاد باشد . شما خوب می دانید که من در تمام کارها همیشه راه وسط

را در پیش می گیرم.

خیاط : درست می فرمایید. واقعاً بهترین راه ها را وسط است. اجازه فرمایید ، اندازه های تان را بگیرم. (در حالی که اندازه می گیرد) امیدوارم تا پانزدهم این ماه همه لباس های شما حاضر می شود. شما عجله که ندارید.

حامد : نه آقا. ما عجله ای نداریم کار باید خوب تر انجام بگیرد.

خیاط : آقا خیالتان راحت باشد.

حامد : متشکرم. خدا حافظ

خیاط : خدا نگهدار شما

(هر دو برادر از خیاط خانه خارج می شوند)

(دکتر آفتاب اصغر)

فرهنگ

پارچه فروشی : کپڑے (بزاز) کی دکان	خیاطی : خیاط خانہ ، درزی کی دکان
روبرو : سامنے	آقای حامد : حامد صاحب
آقا کجایید : آپ کہاں ہیں ؟	چه خبر : کیا حکم ہے؟
یک دست لباس : ایک سوٹ	شلوار : پتلون
پیراھن تابستانی : گرمیوں کا قمیص ، بشرٹ	ببینم : دیکھوں تو
روی میز پہن می کند : میز پر پھیلاتا ہے	متری چند : کتنے کا ایک میٹر
بنظر شما : آپ کا خیال میں	قشنگ : خوب صورت
تیرہ : گہرا	روشن : ہلکا

کلفت : موٹا	نازک : پتلا
مشکل ندارد : مجھے کوئی اعتراض نہیں	جلیقہ درست کنم : واسکٹ بنواؤں
مدل : ڈیزائن	گت تان : آپ کا کوٹ
دکمہ : بٹن	پاچہ : پانچہ
افراطی : انتہاپسند	یقہ : کار
عجلہ : عجلت، جلدی	در پیش می گیرم : اختیار کرتا ہوں
عیبی ندارد : کوئی ہرج نہیں	مد روز : آج کل (کے) فیشن (کے مطابق)
	اندازہ های تان را بگیرم : آپ کا تاپ لے لوں
	خیالتان راحت باشد : آپ (کا خیال) مطمئن (رہے) رہیے۔

باغبان نیکو کار

شاه نو شیروان به موسم دی
رفت بیرون ز شهر بہر شکار
در سرِ راه دید مزرعہ ای
کہ در آن بود مردم بسیار

اندر آن دشت پیر مردی دید

که گذشته است عمر او ز نود

دانه جوز در زمین می کاشت

که به فصل بهار سبز شود

گفت نو شیروان به آن دهقان

که چرا حرص می زنی چندین ؟

پای های تو بر لب گور است

تو کنون جوز می کنی به زمین ؟

جوز ده سال عمر می خواهد

که قوی گردد و بیدار آید

تو که بعد از دور روز خواهی مُرد

گردگان کشتنت چه کار آید ؟

مرد دهقان به شاه کسری گفت

مردم از کاشتن زیان نبرند

دگران کاشتند و ما خوردیم

ما بکاریم و دیگران بخورند

(ملک اشعرا بهار)

فرہنگ

مزرعہ ای : ایک کھیت	نود : نوے
جوز : اخروٹ	ببار آید : پھل لائے
گردکان : اخروٹ	کشتنت ، کشتن تو : تیرا بونا
کسری : قدیم ایرانی بادشاہوں کا لقب	زیان نبرند : نقصان نہیں اٹھاتے ہیں۔

چرا حرص می زنی چندین؟ اتنالوچ کیوں کر رہا ہے

دی : ایرانی سال کا دسواں مہینہ جو تقریباً ۲۱ دسمبر سے شروع ہوتا ہے

نوشیروان : قدیم ایرانی شہنشاہ جو اپنے عدل و انصاف کے لیے مشہور ہے

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- در چہ فصلی انو شیروان بہ شکار رفتہ بود ؟
 - ۲- مردم کجا بودند ؟
 - ۳- انو شیروان چہ کسی را در میان مردم دید ؟
 - ۴- چرا انو شیروان از کار دھقان تعجب کرد ؟
 - ۴- پیر مرد چہ جوابی بہ انو شیروان داد ؟
- ۲- اس نظم کو فارسی نثر میں لکھیے۔

۳- مندرجہ ذیل افعال کے نام بتائیے اور ان کے معانی لکھیے۔

گذشتہ است ، می کاشت ، سبز شود ، می زنی ، می خواہد ، بیار آید ، کاشتند ، خوردیم ، بکاریم ، بخورند۔

۴- دس ، بیس ، تیس ، چالیس ، پچاس ، ساٹھ ، ستر ، اسی ، نوے ، سو کے فارسی مترادفات لکھیے۔

حضرت خدیجه^{رض}

حدیث پیغمبر^{است}: ”در دنیا نعمت های بی شماری هست، ولی زن نیک بزرگترین نعمت دنیا است.“ پیغمبر^{اکرم} نیز از این بزرگ ترین نعمت دنیا برخوردار شدند. اسم این بزرگ ترین نعمت خدیجه^{رض} بود. یعنی نخستین همسر پیغمبر^{رض}. حضرت خدیجه^{رض} بنام ”طاهره“ معروف بودند. ایشان از ثروت مندان و بازرگانان بزرگ مکه به شمار می رفتند. حضرت خدیجه^{رض} که به وسیله گماشتگان تجارت می کردند. یک بار توسط حضرت محمد^{صلی الله علیه و آله} مال تجارت خود را به سوریه فرستادند، پس ازین مسافرت از غلام خود، میسره، درباره صدافت و امانت آنحضرت شنیدند. تحت تاثیر زیاد قرار گرفتند و در نتیجه آن به عقد آنحضرت درآمدند. موقع ازدواج حضرت خدیجه^{رض} چهل ساله بودند و شوهر نامدار ایشان بیست و پنج سال داشتند.

پس از ازدواج، حضرت خدیجه^{رض} امورخانه را به عهده گرفتند و حضرت محمد^{صلی الله علیه و آله} در خارج ازخانه با خیال راحت به کارهای اجتماعی پرداختند. پانزده سال پس از ازدواج، وقتی آنحضرت^{صلی الله علیه و آله} اعلان رسالت فرمودند، حضرت خدیجه^{رض} نخستین کسی بود که به رسالت ایشان ایمان آوردند.

حضرت خدیجه^{رض} پس از بیست و پنج سال رفاقت با شوهر بزرگوارشان در شصت و پنج سالگی از این جهان فانی به جهان باقی رحلت فرمودند و تا آخرین نفس حق رفاقت را به نحو احسن ادا نمودند. ایشان تا زنده بودند برای شوهر از هیچ گونه فداکاری، خدمت گزاری و غم گساری دریغ فرمودند و هرچه داشتند، در راه پیغمبر اسلام^{صلی الله علیه و آله} و دین اسلام فدا ساختند و سرمشقی، شایان تقلید برای زنان جهان

باقی گذاشتند۔

باوجود اختلاف سن، پیغمبر خدا حضرت خدیجہؓ را بسیار دوست داشتند۔ ایشان بیست و پنج سال باہم زندگی کردند و ہمیشہ مثل یک جان و دو قالب بودند۔ زندگی پاک حضرت خدیجہ طاہرہؓ مانند مشعلی است کہ زنان مسلمان جہان می توانند با نور آن راہ زندگی خود را بیمایند و با پیروی از آن در دنیا و آخرت سرخ رو بشوند۔

(دکتر خالده آفتاب)

فرہنگ

نخستین ہمسر : سب سے پہلی بیوی

معروف : مشہور

بازرگانان : تاجران

سوریہ : شام

بعقد در آمدند : نکاح میں آگئیں

بعہدہ گرفت : ذمہ لے لیا

کارہای اجتماعی : سماجی کام

بہ نحو احسن : بطریق احسن

فدا ساخت : قربان کر دیا

شایان تقلید : قابل تقلید

زن نیک : نیک بیوی

برخوردار شدن : بہرہ مند ہونا

ثروتمندان : امیر لوگ

بہ شمار می رفت : شمار ہوتی تھیں

زنان : عورتیں

ازدواج : شادی

با خیال راحت : اطمینان خاطر کے ساتھ

ہمسر : بیوی

فداکاری : قربانی

سر مشقی : ایک نمونہ

توسط حضرت محمدؐ : حضرت محمدؐ کے ذریعے
 تحت تاثیر زیاد قرار گرفتند : بہت زیادہ متاثر ہوئیں
 حدیث : اس کے لفظی معنی ہیں بات لیکن اصطلاح میں اس بات کو کہتے ہیں جو آنحضرتؐ کی زبان مبارک
 سے نکلی ہو۔

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- درباره زن نیک حدیث پیغمبرؐ چیست ؟
- ۲- اسم نخستین همسر پیغمبرؐ چہ بود ؟
- ۳- چرا حضرت خدیجہؓ بنام طاہرہ معروف بودند ؟
- ۴- موقع ازدواج حضرت خدیجہؓ چند سالہ بود و آنحضرتؐ چند سال داشتند ؟
- ۵- وقتی آنحضرتؐ اعلان رسالت فرمودند نخستین کسی کہ بود کہ بہ رسالتش ایمان آورد ؟
- ۲- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

حدیث ، زن ، همسر ، بانوان ، ثروتمندان ، بازار گانان ، غلام

۲- ہر خوردار شدن ، بہ شمار رفتن ، تحت تاثیر قرار گرفتن ، بعہدہ گرفتن اور رساندن کو جملوں
 میں استعمال کیجیے۔

۳- ”مقدس ترین“ کیسی صفت ہے ؟ پاک ، مقدس اور نیک سے اس قسم کی صفت بنائیے۔

کتاب خانه کلاس

بچه ها همه می خواستند بدانند ، چگونه می توانند در کلاس کتاب خانه ای درست کنند. به همین دلیل بابتی صبوری منتظر آمدن آموزگار بودند و همین که معلم شان به کلاس آمد همه ساکت سر جای خود نشستند.

آموزگار گفت : خوب بچه ها ، قرار است ، امروز ببینیم چگونه می توانیم در کلاس کتاب خانه کوچکی تشکیل بدهیم. اگر بتوانیم چنین کاری بکنیم ، ممکن است کلاس های دیگر هم از ما تقلید کنند و با این ترتیب کم کم همه کلاس ها برای خود کتاب خانه ای تشکیل دهند.

من از مدیر دبستان اجازه گرفته ام که به دیوار رو برویی تخته ای بکوبیم تا بتوانیم کتاب های خود را روی آن بگذاریم. کدامیک از شما می تواند تخته و میخ و دیگر لوازم را با خود بیاورد. هر کس این کار را بکند اولین عضو کتاب خانه کلاس خواهد بود.

یونس دستش را بلند کرد و گفت : ” آقا ، پدر من نجار است و گمان می کنم بتواند بیاید و این تخته را برای ما بکوبد.

بچه ها خیلی خوش حال شدند و برای اولین عضو کتاب خانه کف زدند. سپس به این ترتیب هریک از شما می تواند با خرید یک جلد کتاب از پنجاه جلد کتاب استفاده کند. چون کلاس شما پنجاه شاگرد دارد. من از اکرم خواهش می کنم که دفتری تهیه کند و در آن نام کتاب و نویسنده آن و نام کسی را که آن را به کتاب خانه اهداء می کند ، یادداشت کند.

سعید پرسید : آقا ، اگر کسی در خانه خود کتاب هایی داشته باشد می تواند ، یکی از

آن ہا را بیاورد۔

آموزگار جواب داد : البتہ ولی بشرط این کہ اولاً با اجازہ پدر و مادر تان این کار را بکنید و ثانیاً کتاب خیلی کهنہ و پارہ نباشد۔

یوسف پرسید : آقا، اگر کسی کتابی گرفت و آن را گم کرد، چہ کنیم ؟

آموزگار جواب داد : حمید در دفتر دیگری نام کتاب و نام گیرندہ آن را با تاریخ روزی کہ کتاب از کتاب خانہ گرفتہ می شود می نویسد۔ اگر اتفاقاً کسی کتابی را گم یا پارہ کرد، باید آن کتاب را بخرد و بہ کتاب خانہ برگرداند۔ اما من یقین دارم از این اتفاق ہا در کلاس ما خیلی کم پیش خواهد آمد۔ چون ہمہ شما کتاب خواندن را دوست دارید و می دانید چگونہ از کتاب نگہ داری کنید تا پارہ و گم نہ شود۔

فرہنگ

کتاب خانہ : لائبریری	می خواستند بدانند : جاننا چاہتے تھے
درست کنند : بنائیں	بہمین دلیل : اسی وجہ سے
بی صبری : بے قراری	آموزگار : استاد
ہمین کہ : جو نہی کہ	مدیر دبستان : سکول کا ہیڈ ماسٹر
خوشحال : خوش	عضو : ممبر، رکن
نجار : برہئی	گمان می کنم : میرا خیال ہے
کف زدند : انہوں نے تالیاں بجائیں	اہداء کند : تحفہ دے
دفتری : ایک رجسٹر	پارہ شدن : پھٹ جانا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- چرا شاگردان با بی صبری منتظر معلم شان بودند ؟
- ۲- در چه صورت ممکن بود، کلاس های دیگر از این کلاس تقلید کنند ؟
- ۳- برای چه قرار شد کہ بچه ها چند تا کتاب بخرند و به کتاب خانه اهداء کنند ؟
- ۴- از کجا می توانستند بفهمند، کہ کدام کتاب نزد کدام شاگرد است ؟
- ۵- چه قرار شد اگر کسی کتابی را گم کرد چه کند ؟

۲- خالی جگہیں پر کیجیے۔

- ۱- آقای آموزگار گفت: "خوب بچه ها..... است امروز....."
 - ۳- می خواستند، بدانند، می توانند، درست کنند، نشستند، گرفته ام اور خواهد بود
 - ۲- ان الفاظ کے متضاد الفاظ بتائیے۔
- بی صبری، کوچک، روبرو، خوشحال، بخرد، نویسنده

پند و نصائح

هان، ای پسر عزیز دل بند بشنوز پدر نصیحتی چند
می باش بعمر خود سحر خیز وز خواب سحر گمان پیر هیز

از یاد مبر تو شست و شورا
 از نرم و خشن هر آن چه پوشی
 گر جامہ گلیم یا کہ دیباست
 چون با ادب و تمیز باشی
 با مادر خویش مہربان باش
 با چشم ادب نگر پدر را
 پاکی زہ بشوی دست و رورا
 باید کہ بپاکیش بکوشی
 چون پاک و تمیز بود، زیباست
 نزد ہمہ کس عزیز باشی
 آمادہ خدمتش بجان باش
 از گفتہ او مپیچ سر را
 چون این دوشوند از تو خرسند
 خرسند شود ز تو خداوند

(ایرج میرزا)

فرہنگ

ہان : کلمہ تحدیر، خبردار
 سحر خیز : سحر کے وقت اٹھنے
 از یاد مبر : مت بھول
 پاکیش : اس کی صفائی
 دیبا : حریر (نرم ریشمی کپڑا)
 نگر : دیکھ
 دلہند : جگر کا ٹکڑا
 سحر گہان : وقت سحر
 خشن : کھردرا
 خرسند : خوش
 تمیز : صاف ستھرا

مپیچ سر را : سرکشی مت کر، نافرمانی مت کر
 گلیم : بھیڑ، بکری کے بالوں یا روئی کا موٹا کپڑا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- این شعر را کہ گفته است ؟
- ۲- این شعر برای کہ گفته است ؟
- ۳- چرا لباس را ، حتی اگر کہنہ ہم باشد ، باید پاکیزہ نگہ داشت ؟
- ۴- چرا باید حرف پدر و مادر را گوش کرد ؟
- ۵- بہ نظر ایرج میرزا چہ کسی نزد ہمہ عزیز است ؟
- ۲- مہیچ کون سا فعل ہے ؟ اس کی گردان کیجیے۔
- ۳- پاس ، در اور باغ سے اسم قائل بنائیے۔
- ۴- نرم ، خشن ، قواعد کی رو سے کیا ہیں ؟
- ۵- سحر نیز میں سحر اسم ہے اور نیز امر۔ اسم اور امر مل کر صفت مرکب بنتی ہے۔ اسی طرح ” دل “ کے ساتھ خواستن اور بستن مصدر سے فعل امر کا صیغہ واحد حاضر لگا کر صفت مرکب بنائیے۔

فایده های صف بستن

ساعت ہشت دانش آموزان با صف مرتبی بہ کلاس می رفتند۔ از آخر صف صدای گلزار شنیدہ می شد کہ گفت : ” ای بابا ، این صف ہم عجب درد سری شدہ است۔ اگر می گذاشتند کہ بدون صف بہ کلاس برویم ، خیلی زود تر می رسیدیم۔“ شاگردان وارد کلاس می شدند۔ وقتی کہ ہمہ در جای خود قرار گرفتند ، معلم کہ

سخنان گلزار را شنیده بود، پرسید: ”بچه ها کدام یک از شما می تواند بگوید که چرا ما صف می بندیم و اگر با صف به کلاس نیاییم چه می شود؟“

پرویز گفت: ”آقا! من فقط این را فهمیده ام که هر وقت با صف حرکت می کنیم، کمتر کسی بزمین می خورد. لابد برای جلوگیری از این پیشامد هاست که صف می بندیم.“

معلم گفت: ”درست است. این بزرگ ترین فایده صف بستن در دبیرستان است. اگر خوب فکر کنید، می توانید به من بگویید که چرا در خیابان بزرگسالان هم صف می بندند، چه برای خریدن چیزی، چه برای سوار شدن به اتوبوس.“

احمد گفت: ”من می دانم چرا برای سوار شدن به اتوبوس صف می بندند، برای این که هر کس زودتر به ایستگاه آمده است، زودتر سوار شود.“

معلم گفت: ”آفرین پسرم همین طور است. صف برای این است که مردم به نوبت بتوانند بلیط بخرند و به نوبت سوار اتوبوس شوند. پس یادتان باشد که هرگز وقتی که در صف ایستاده اید فشار نیاورید و بزور جای دیگری را نگیرید.“

جمشید زیر لب گفت: ”ای بابا، چه کسی حوصله دارد این قدر صبر کند تا نوبتش برسد“ معلم شنید و در جوابش گفت: ”پسرم فایده صف بستن همین است که انسان عادت کند برای رسیدن به مقصود صبر و تحمل داشته باشد.“

فرهنگ

ساعت هشت : آٹھ بجے

صف مرتبی : ایک منظم قطار

صف بستن : قطار باندھنا

دانش آموز : طالب علم

بدون صف : قطار کے بغیر	درد سری : ایک مصیبت
سخنان : باتیں	قرار گرفتند : وہ بیٹھ گئے
مقصود : مقصد	کدام یک از شما : تم میں سے کون
حرکت کردن : چلنا	فقط : صرف
جلوگیری : روک تھام	به زمین خوردن : زمین پر گرنا
پیش آمد ها : حادثے، اتفاقات	لا بُد : یقیناً
بزرگ سالان : بڑی عمر کے لوگ	دبیرستان : ہائی سکول
اتوبوس : بس	خیابان : سڑک
آفرین : شاباش	ایستگاہ : اڈا، سٹینڈ، ٹھہرنے کی جگہ
بلیط : ٹکٹ	بنوبت : باری سے
فشار نیاورید : دھکیلو مت	یادتان باشد : آپ کو یاد رہے
صبر : انتظار	بزور : زبردستی
	تحمل : برداشت
	تانوبتش برسد : تاکہ اس کی باری آجائے
	اگر می گذاشتند برویم : اگر ہمیں جانے دیتے

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- دانش آموزان به کجای رفتند ؟

- ۲- گلزار در آخرِ صفِ چہ می گفت ؟
- ۳- وقتی کہ ہمہ در جای خود قرار گرفتند ، معلم چہ پرسید ؟
- ۴- چرا در ایستگاه اُتو بوس باید صف بست ؟
- ۵- معلم بہ حمشید چہ جوابی داد ؟
- ۲- دو مرکب اشاری تلاش کر کے اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔
- ۳- پانچ فعلیہ جملے تلاش کر کے لکھیے۔
- ۴- پرویز ، حسین ، حمشید ، مرد ، زن ، پسر ، حامد ، مادر ، محمود ، پدر
مندرجہ بالا میں سے اسمائے معرفہ و نکرہ چن کر الگ الگ کیجیے۔
- ۵- دانش آموز اور آموزگار اسم فاعل ہیں۔ ایسے پانچ اسم لکھیے اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

حافظ شیرازی

شہر شیراز ، یک قرن پس از سعدی ، سخن سراپی دیگر را در دامان خود پروارند کہ
هنوز ، پس از قرن ہا ، شاعری چون او ، بدنیا نیامدہ است۔ این شاعر بزرگ کہ غزل را
بہ اوج کمال رساندہ است ، حافظ است۔ حافظ شیرین سخن۔
خواجہ شمس الدین محمد حافظ در شیراز بہ دنیا آمد و در همان جا بہ تحصیل علم
پرداخت و قرآن را حفظ کرد و بہ ہمین دلیل حافظ لقب یافت۔
حافظ ، برعکس شیخ سعدی ، بہ سیر و سیاحت علاقہ ای نداشت و بہ سبب
دل بستگی شدید بہ وطنش ہرگز نخواست بہ مسافرت برود۔ او دربارہ شیراز
می گوید :

خوشا شیراز و وضع بی مثالش

خداوندا ! نگه دار از زوالش

حافظ در سال ۷۹۱ هجری در گذشت و در شیراز به خاک سپرده شد. آرام گاه او را "حافظیه" می گویند که زیارت گاه همه ایرانیان است.

هیچ شاعری به اندازه حافظ در دل ایرانیان جای ندارد و محرم رازشان نیست. او شاعر امید بخش است و در هنگام سختی و مصیبت خوانندگان خود را در زندگی امیدوار می کند و درس تسلیم و رضا را داده روح آنان را آرامش می بخشد و به آن ها یاد می دهد که چه طور آسایش هر دو جهان را به دست بیاورند. او می گوید :

یوسف گم گشته باز آید به کنعان غم مخور

کلبه احزان شود روزی گلستان ، غم مخور

رضا به داده بده و ز جبین گره بگشا

که بر من وتو در اختیار نگشاده است

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است

با دوستان مروت ، با دشمنان مدارا

مردم از دیوان حافظ فال می گیرند به همین مناسبت او را لقب لسان الغیب هم داده اند. دیوان حافظ معروفترین کتب فارسی است و در ایران کمتر خانه است که دیوان مزبور در آن یافت نشود. اشعار حافظ به زبانهای مختلف ترجمه شده و دانشمندان بر دیوان او شرح ها نوشته اند. اشعار حافظ از فصاحت و بلاغت و مطبوع است که نظیر آن در سخن شعراء دیگر کمتر دیده می شود صاحبان ذوق حافظ را از تمام غزل سرایان فارسی زبان مقدم می شمردند.

فرہنگ

سخن سراپی دیگر : کوئی اور شاعر	قرن : صدی
بزرگ : عظیم	بہ دنیا نیامدہ است : پیدا نہیں ہوا ہے
غزل سراپان : غزل گو شاعر	اوج کمال : کمال کی انتہا
خوشا : کلمہ تحسین	علاقہ ای : کوئی دلچسپی
بخاک سپردن : دفن کرنا	درگذشت : فوت ہوا
باندازہ حافظ : حافظ جتنا	آرام گاہ : مقبرہ، مزار
آرامش : سکون	خوانندگان : قارئین، پڑھنے والے
بہ دست بیاورند : حاصل کریں	یاد می دہد : سکھاتا ہے
دیوان مزبور : مذکورہ دیوان	فال می گیرند : فال نکالتے ہیں
مطبوع : پسندیدہ	لسان الغیب : غیب کی زبان
احزان : حزن (ملال، دکھ) کی جمع	کلبہ : جھونپڑی
گیتی : دنیا	جبین : پیشانی
مروت : مہربانی	حرف : لفظ، بات
کمتر دیدہ می شود : کم ہی دکھائی دیتی ہے	مدارا : تواضع، درگزر
مقدم می شمرند : ترجیح دیتے ہیں	نظیر : مثال
شیرین سخن : شیرین گفتار : میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا	

تمرین

- ۱- بہ دنیا آمدن، بہ اوج کمال رساندن، تحصیل علم پرداختن، حفظ کردن، لقب یافتن، علاقہ داشتن اور درس دادن کو ماضی قریب کے ساتھ گردان بنائیے۔
- ۲- ”درگذشت“، ”بیشترین“، ”امید“، ”سختی“ اور غم کے متضاد الفاظ لکھیے۔

پند عقاب بہ بچہ خویش

تو دانی کہ بازان زیک جوہر اند	دل شیر دارند و مُشبت پرند
نکو شیوہ و پختہ تدبیر باش	جسور و غیور و کلان گیر باش
نگہ دار خود را و خورسند زی	دلیر و دُرُشت و تندومند زی
نصیبِ جهان آنچه از خرمی است	ز سنگینی و محنت و پُر ذمی است
چنین یاد دارم ز بازان پیر	نشیمن بہ شاخ درختی مگیر
گنّامی نگیریم در باغ و کشت	کہ داریم در کوه و صحرا بہشت
ز روی زمین دانہ چیدن خطاست	کہ پہنای گردون خدا داد ماست
ز دست کسی طعمہ ی خود مگیر	نکو باش و پند نکویان پذیر

(علامہ اقبالؒ)

فرہنگ

نکوشیوہ : اچھے دستور والا، خوش کردار	مشیت پرند : مٹھی بھر پڑ ہیں
خورسند زی : خوش و خرم زندہ رہ	نگہ دار خود را : خود کو لیے دیئے رکھ، خود دار رہ
خرمی : خوشی	تنومند : طاقت ور
کلان : بڑا، بزرگ، اونچا	جسور : بہادر، دلیر، شجاع
پُر دمی : جدوجہد، بھرپور کوشش	سنگینی : متانت، سنجیدگی، وقار
پہنای گردوں : آسمان کی وسعت	کنامی : ایک آشیانہ (ٹھکانا)
	طعمہ خود : اپنا لقمہ

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- ”دل شیر دارند و مُشیتِ پرند“ یعنی چہ ؟
 - ۲- آنچه از حرمی نصیب جہان است چيست ؟
 - ۳- عُقاب از بازان پیر چہ یاد دارد ؟
 - ۲- پند عقاب ، دل شیر ، بازان پیر ، کیسے کیسے مرکبات ہیں ؟
 - ۳- دانی ، باش ، زی ، نگیریم ، مگیر اور پذیر کیسے افعال ہیں۔ ان کے بنانے کا طریقہ کیا ہے ؟
 - ۳- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔
- بازان ، جوہر ، شیر ، تدبیر ، نکویان

کار خویش بدست خویش

دو بلدرچین با جوجه های خود در کشت زاری زندگی می کردند. روزه ها به صحرا می رفتند و شبها به لانه خود بر می گشتند. به جوجه ها سپرده بودند که هر چه در روز بینند و شنوند، شب به آنها بگویند.

شبى جوجه ها به پدر و مادر خود گفتند: امروز صاحب کشت زار پسرش را نزد همسایه ها فرستاد و خواهش کرد که فردا حاصلش را درو کنند. مادر جوجه ها گفت: نترسید، فردا کسی برای درو نخواهد آمد و لانه ما خراب نخواهد شد.

شب دُوم جوجه ها گفتند: امروز هر چه برزگر و پسرش بانتظار نشستند، کسی نیامد. برزگر پسر را نزد خویشان خود فرستاد که خواهش کند، تا فردا به کمک آنها بیایند و باهم کشت را درو کنند. مادر جوجه ها گفت: نترسید فردا هم کسی نخواهد آمد و آشیانه ما بر جای خواهد ماند.

شب سوم جوجه ها گفتند: خویشان برزگر هم نیامدند و کسی به او کمک نکرد. اما شنیدیم که برزگر به پسرش گفت: دیگر نباید به انتظار این و آن بمانیم، داسها را تیز می کنیم و فردا خودمان کشت زار را درو می کنیم.

مادر جوجه ها گفت: دیگر جای ماندن نیست. فردا لانه ما خراب می شود. باید هر چه زود تر به فکر آشیانه دیگری باشیم.

جوجه ها تعجب کردند و از مادر دلیل حرفش را پرسیدند.

مادر گفت: تا وقتی که دهقان به امید این و آن نشسته بود، برای ما خطری وجود نداشت. اما همین که قرار شد، خودش کار را انجام بدهد، فهمیدم، اینجا دیگر جای ما نیست.

فرہنگ

بلدر چین : بٹر	جوجہ ہا : چوزے
برزگر : کسان	کشت زار : کھیت
لانہ : آشیانہ، گھونسلہ	سپردہ بودند : انہوں نے سوئپ رکھا تھا
صاحب : مالک	حاصل : پیداوار، یہاں پر پکی ہوئی فصل مراد ہے
درو کنند : کاٹیں (فصل)	خراب : تباہ، برباد
داسہا : درانتیاں	برجای خواهد ماند : اپنی جگہ پر رہے گا کمک : مدد
حرفش : اس کی بات	ہرچہ زودتر : جتنی جلدی ہو سکے
	ہمین کہ قرار شد : جو نہی طے پایا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- بلدر چین ہا در کجا زندگی می کردند ؟

۲- بلدر چین ہا بہ جوجہ ہا خود چہ سپردہ بودند ؟

۳- شب اول ، جوجہ بہ پدر و مادر خود چہ گفتند ؟

۴- مادر شان چہ جواب داد ؟

۵- از این درس چہ نتیجہ می گیرید ؟

۲- اس داستان کا خلاصہ فارسی میں لکھیے۔

۳- ہر می گشتند ، سپردہ بودند ، می بینند ، بگویند ، گفتند ، نترسید اور نخواہد آمد

کیسے افعال ہیں؟ ان کے صیغے بتائیے اور ان کی گردان کیجیے۔
۴- خالی جگہیں پر کیجیے۔

- ۱- دو بلدر چین..... در کشت زار..... می کردند۔
- ۲- روزها به صحرا..... و شب ها..... بر می گشتند۔
- ۳- به جوچه ها..... که هر چه..... می بینند و..... شب.....
بگویند۔

بفرمایید بخندیم

جهان گرد و مرد اصفهانی

جهان گردی برای بازدید آثار تاریخی به اصفهان رفته بود۔ یکی از اهالی آن شهر را برای راهنمایی خود انتخاب کرد و در راه به او گفت: ”بیا باهم سؤال و جواب کنیم، و هر کدام از ما دو نفر که نتوانست جواب بدهد، به دیگری ده تومان بپردازد۔“ اصفهانی گفت: ”این شرط عادلانه نیست، چون شما دنیا دیده هستید و همه چیز را می دانید۔ بهتر است هر سؤال را که شما نتوانستید جواب دهید ده تومان بدهید و من اگر نتوانستم جواب بدهم، پنج تومان بدهم۔“

جهان گرد موافقت کرد و گفت: ”حالا سؤال بکن۔“ اصفهانی گفت: آن چه مرغی است که در هوا دو پا دارد و وقتی به زمین می نشیند یک پا بیشتر ندارد؟“

جهان گرد پس از مدتی تفکر گفت: "من نمی دانم، بیا این ده تومان را بگیر"
 پس از آن به اصفهانی گفت: "حالا خودت بگو، آن چه مرغی است؟"
 اصفهانی جواب داد: "من هم نمی دانم، بیا این پنج تومان را بگیر."

پسر با انصاف

قطار راه آهن فقط سه دقیقه در ایستگاه توقف می کرد. وقتی قطار ایستاد، یکی از مسافران از پنجره خم شد. پسری را که در ایستگاه بود صدا زد و گفت: "پسر جان، این یک تومان را بگیر و برای من یک دانه پرتغال بخر" و برای آنکه به پسرک مُزدی داده باشد، گفت: "بیا این یک تومان را بگیر و برای خودت هم یک دانه بخر."

پس از دو دقیقه هنگامی که قطار در حال حرکت بود، پسرک دوان دوان بازگشت و در حالی که مشغول پوست کندن یک پرتغال بود، یک تومان به مسافر پس داد و گفت: "آقا من آدم درستی هستم. بفرمایید، این یک تومان را بگیرید. چون پرتغال ها تمام شده بود، فروشنده بیش از یک پرتغال نداشت."

حساب سیب

روزی مهمانی پسر صاحب خانه را نزد خود خواست، او را نوازش کرد و از او پرسید: جمشید جان، امسال، شنیده ام، می خواهی کلاس دوم را امتحان بدهی، لابد درس هایت را خوب یاد گرفته ای؟
 جمشید گفت: "بله، من از حمید هم که از همه بزرگ تر است، بهتر یاد گرفته ام."

مہمان پرسید: ”خوب اگر شش دانہ پرتغال داشته باشی و سہ دانہ دیگر ہم
 بہ تو بدهند، چند پرتغال خواہی داشت؟“
 جمشید فکری کرد و گفت: ”چہ عرض کنم آقا! ما در دبستان ہمیشہ
 با سیب حساب می کنیم نہ با پرتغال۔“

فرہنگ

ریال : ایرانی سکہ جو تقریباً دس پیسے کے برابر ہے	جہان گردی : ایک سیاح
پرنده : ایک پرندہ	عادلانہ : منصفانہ
قطار راہ آہن : ٹرین، ریل گاڑی	تفکر : سوچ، بچار
ایستگاہ : اسٹیشن	دقیقہ : منٹ
پسرکی : ایک چھوٹا لڑکا	توقف کردن : ٹھہرنا، رکنا
ہنگامی کہ : جب کہ	پرتغال : مالٹا
پوست کندن : چھلکا اُتارنا	حرکت کردن : چلنا
لابُد : یقیناً	نوازش کردن : پیار کرنا
دبستان : پرائمری سکول	فکری کرد : ذرا سوچا
برای بازدید آثار تاریخی : تاریخی مقامات کی سیر کے لیے	
تومان : ایرانی سکہ جو دس ایرانی ریال کے برابر ہے	

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- جہان گرد بہ راہنما چہ گفت ؟
- ۲- چرا اصفہانی این شرط را عادلانہ ندانست ؟
- ۳- ہنگام توقف قطار چرا مسافر بہ پسرک یک تومان داد ؟
- ۴- جمشید در جواب سئوال مہمان چہ گفت ؟
- ۲- فروختن سے فروشنده اسم فاعل ہے۔ ایسے ہی فرستادن اور پریدن سے اسم فاعل بنائیے۔
- ۳- ”دوان“ قواعد کی رو سے اسم حالیہ ہے۔ خندیدن اور گریستن سے اسم حالیہ بنائیے۔
- ۴- فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

۱- میں تاریخی مقامات کی سیر کے لیے لاہور گیا ہوا تھا۔

۲- میں نے اپنے دوست کو ۲۰ روپے ادا کیے۔

۳- سیاح نے کہا ”اب تم خود ہی بتاؤ وہ کون سا پرندہ ہے؟“

۴- گاڑی لاہور سٹیشن پر صرف پندرہ منٹ ٹھہری۔

۵- یہ دو روپے لے اور میرے لیے چار ماٹھے لا۔

بابای ملت (مکالمہ)

بہ مناسبت روز تولد قائد اعظم تمام مدارس و ادارہ های دولتی تعطیل است۔ سایر اعضای خانواده آقای محمود پس از صرف صبحانہ ہنوز گرد میز غذا نشستہ اند۔

آقای محمود : بچہ های عزیز! می دانید امروز چرا ہمہ جا تعطیل است ؟
مسعود : پدر جان! امروز روز تولد ”بابای ملت“ است و علت تعطیل این است کہ فرد ملت پاکستان کہ مثل فرزند اوست ، روز تولدش را جشن بگیرد۔
مودود : پدر جان! ”بابای ملت“ یعنی چه ؟ چرا مردم قائد اعظم را ”بابای ملت“ می گویند ؟

فرزانہ : بابا جان! این سوال کہ خیلی سادہ است ، اجازہ بفرمایید کہ من بہ پرسش مودود پاسخ بدهم۔

آقای مسعود : خواہش می کنم ، بفرمایید۔ چون شما بزرگ تر از خواہران و برادران خود هستید۔ امیدوارم می توانید جواب مناسب بہ این سوال بدهید۔

فرزانہ : مودود جان! ”بابای ملت“ یعنی پدر قوم۔ می دانید کہ ہمہ ما درخانہ ای زندگی می کنیم کہ در آن بہ بابا جان از ہمہ بیشتر احترام می گذاریم و او را نسبت بہ سایرین زیاد تر دوست داریم۔

مودود : بلی خواہر جان! کاملاً درست است۔

فرزانہ : عزیزم! باید بدانید کہ مایک خانہ بزرگ تر ہم داریم۔

دردانہ : خواہر عزیزم! ممکن است بفرماید کہ منظور شما از خانہ بزرگ تر چیست ؟

فرزانہ : این خانہ بزرگ میهن عزیز ما پاکستان است۔ مردم پنجاب ، سندھ ،

بلوچستان و سرحد، در این خانه بزرگ باهم برابر و برادر و مانند اعضای یک خانواده ای بزرگ باشند. قائد اعظم محمد علی جناح مثل پدر این خانواده بزرگ هستند.

برای همین است که پاکستانیان او را مثل پدر مهربان خود دوست دارند و او را "بابای ملت" می گویند.

آقای محمود : آفرین دخترم. پرسش مودود را با نهایت سادگی و به نحو احسن جواب دادید.

فرزانه : متشکرم پدر جان! در واقع این مادر جان و شما هستید که این چیزها را به من یاد دادید.

خانم محمود : ببخشید آقا، یادتان هست که امروز ساعت ده برای شرکت در جلسه سخنرانی می روید ؟

آقای محمود : برای یادآوری ممنونم.

مسعود : پدر جان! این جلسه به مناسبت روز تولد "بابای ملت" است. می توانم من هم همراه شما بروم ؟

آقای محمود : با کمال میل.

مودود : با بابا جان! من هم می خواهم در این جلسه بروم.

آقای محمود : من خودم می خواهم که شما حتماً بروید تا راجع به قائد اعظم اطلاعات بیشتری به دست بیاورید. خوب در ظرف نیم ساعت آماده بشوید.

الآن ساعت نه هست، نه ونیم راه می افتم.

مودود : چشم پدر جان.

(دکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

بابای ملت : قوم کا باپ	چشم : بہت اچھا
ادارہ های دولتی : سرکاری دفاتر	نہ و نیم : ساڑھے نو
پس از صرف صبحانہ : ناشتہ کرنے کے بعد	حرف می زنند : باتیں کر رہے ہیں
بچہ های عزیز : پیارے بچو	علت تعطیل : چھٹی کی وجہ
مثل فرزند : اولاد کی طرح	جشن بگیرد : جشن منائے
پرسش : سوال	پاسخ : جواب
باباجان : ابو جان	احترام می گذاریم : احترام کرتے ہیں
دوست داریم : ہم عزیز رکھتے ہیں	نسبت بہ سایرین : دوسروں کی نسبت
کاملاً : بالکل	بہ نحو احسن : بطریق احسن، عمدہ طریقے سے
آفرین : شاباش	یاد دادید : آپ نے سکھایا
در واقع : درحقیقت	سخنرانی : تقریر
ببخشید آقا : معاف کیجیے گا جناب	حتماً : ضرور
البتہ : یقیناً	بہ دست آوردن : حاصل کرنا
اطلاعات بیشتر : اور زیادہ معلومات	الآن : اس وقت
ساعت نہ : نو بجے	راہ می افیم : چل پڑیں گے
خوب در ظرف نیم ساعت : اچھا تو آدھ گھنٹے کے اندر اندر	
بہ مناسبت روز تولد : یوم پیدائش کی مناسبت سے	
سایر اعضای خانوادہ : گھرانے کے تمام اراکین	
فرد فرد ملت پاکستان : پاکستانی قوم کا ایک ایک فرد	
بابای ملت یعنی چہ : بابائے ملت سے کیا مراد ہے؟	

اتحاد مسلمانان جهان

مرحبای تاج داران گرامی مرحبا
می کشد جاروب در راه شما مژگان ما
آمد آن روزی که مامی خواستیم از کردگار
یادده مر مومنان را باز درس اتحاد
ای خوشابیدار گشته مسلم از خواب گران
اختران نور افشانیم از یک آسمان
در گلستان محبت صورت گلدسته ایم
در همه آفاق فخر امانت هستیم ما
گردش ایام بادا سازگار مومنان
ظلمت باطل بپیش نور حق شرمندہ باد
(حافظ ظہور الحق ظہور) "مجلد روش" ستمبر ۱۹۷۵ء

مرحبای راہنمایان گرامی مرحبا
فرش گشته زیر پای شما چشمان ما
شد زمین پاک رشک آسمان از افتخار
ای خدا در اہل ایمان زندہ کن روح جہاد
اتحاد اہل ایمان فتح را روشن نشان
ما ہمہ گل ہای خندانیم از یک بوستان
ما ہمہ در رشتہ اسلام با ہم بستہ ایم
پیروان خاتم پیغمبران هستیم ما
پرچم اسلام بادا سرفراز اندر جہان
تا ابد خورشید اسلام ای خدا تابندہ باد

فرہنگ

مرحبای : خوش آمدید	فرش گشته : بچھ گئیں
جاروب : جھاڑو	مژگان : پلکیں
خواب گران : گہری نیند	گل ہای خندان : کھلے (ہستے) ہوئے پھول
بوستان : باغ	رشتہ اسلام : اسلام کی ڈوری
خاتم پیغمبران : پیغمبر آخر الزمان، خاتم الانبیاء حضرت محمد	
اختران نور افشان : روشنی بکھیرنے والے ستارے	

ظلمت باطل : کفر کی تاریکی
مر : کلمہ زائد جو شعر میں محض وزن برقرار رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

- ۱- موضوع این منظومہ چیست ؟
- ۲- شاعر در این منظومہ چہ کسانی را مورد خطاب قرار داده است ؟
- ۳- منظور شاعر از زمین پاک چیست ؟
- ۴- مفہوم کلی بیت زیر چیست ؟

ما ہمہ گل های خندانیم از یک بوستان

اختران نور افشانیم از یک آسمان

۲- اس نظم کے تمام اشعار کا مفہوم فارسی نثر میں لکھیے۔

۳- درج ذیل الفاظ کے واحد اور جمع تحریر کیجیے۔

راہنمایان ، پیروان ، مژگان ، فرش ، روح ، درس ، نور

۴- مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ بتائیے۔

زمین ، پاک ، روز ، مومن ، روشن ، بیدار ، محبت ، سرفراز ، ابد

۵- مندرجہ ذیل الفاظ کے ہم معنی الفاظ بتائیے۔

مرحبا ، گرمی ، اختران ، نور ، گلستان ، رشتہ ، محبت

دوست نادان

مردی خرسی داشت. مرد و خرس چون دودوست باهم مهربان بودند. روزی از روزهای گرم تابستان، مرد خسته از کار به خانه برگشت و در سایه درختی خوابید. خرس در کنارش نشست تا مگسها را از او دور کند. در این میان مگس لجوجی پیدا شد که هرچه خرس او را می راند، برمی گشت و باز بر صورت مرد می نشست و آزارش می داد. خرس خشمگین شد. رفت و سنگ بزرگی آورد. چون مگس باز گشت و بر صورت مرد نشست. خرس سنگ بزرگ را برداشت و با قوت بر مگس کوبید تا دیگر دوستش را آزار ندهد. سنگ چنان با شدت بر سر مرد بیچاره فرود آمد که مغزش را پریشان کرد.

این که می گویند: "دشمن دانابهتر از دوست نادان است" اشاره به این حکایت است.

فرهنگ

تابستان : موسم گرما	خرسی : ایک ریچھ
مگس لجوجی : ایک ڈھیٹ مکھی	خسته : تھکا ہوا
فرود آمد : گرا	کوبید : دے مارا
	پریشان کرد : بکھیر دیا

تمرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- آیا مرد و خرس باہم دشمن بودند ؟

۲- چرا مرد در سایه درخت خوابید ؟

۳- چه چیز مرد را آزار می داد ؟

۴- خرس سنگ بزرگ را برای چه آورد ؟

۵- آیا خرس می خواست مغز مرد را پریشان بکند ؟

۲- یہ کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۳- ”این حکایت“ مرکب اشاری ہے اس میں اسم اشارہ قریب استعمال ہوا ہے۔ آپ اسم اشارہ بعید کے

ساتھ پانچ مرکب اشاری بنائیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

۴- اس سبق میں سے پانچ اسم صفت چن کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

۵- ”دو دوست“ کیسا مرکب ہے ایسے پانچ مرکب لکھیے۔

۶- ”مردی“ اور ”خرسی“ میں حرف ”ی“ یا ”ے“ نکرہ یا وحدت کے طور پر استعمال ہوا ہے اور کوئی

یا ایک کے معنی دے رہا ہے۔ اس سبق میں ایسے الفاظ کی نشاندہی کیجیے۔

تاریخ پاکستان (مکالمه)

(زننگ تاریخ است. معلم تاریخ هنوز نیامده است. شاگردان کلاس هشتم سر و صدا می کنند. یک دفعه معلم وارد کلاس می شود. همه سر جای خودشان بلند می شوند)
 معلم : بفرمایید بچه های عزیزم (وقتی همه می نشینند) می دانید که فردا به مناسبت روز پاکستان تعطیل است. به همین مناسبت موضوع درس امروز ما تاریخ پاکستان است. همه شما تاریخ پاکستان خوب بلد هستید. می خواهم شما را امتحان کنم و ببینم که هر چه من به شما یاد دادم، یادتان هست یا نیست؟ آیا برای امتحان حاضرید؟

همه باهم : حاضریم.

معلم : بسیار خوب! آقای اکرم. ممکن است بفرمایید که پاکستان کی به وجود آمد؟
 اکرم : معلوم است که پاکستان روز چهاردهم اوت ۱۹۴۷ میلادی به وجود آمد.
 اسلم : آقای استاد! در حقیقت پاکستان همان روز به وجود آمده بود که نخستین کسی در این شبه قاره مشرف به اسلام شده بود.

معلم : آفرین! آقای سلیم شما بفرمایید که نخستین بار چه کسی در شبه قاره پاکستان و هند سلطنت اسلامی را بنا نهاد؟

سليم: محمد بن قاسم در سال ۹۲ هجری. در واقع او بنیان گذار سلطنت اسلامی در این شبه قاره بود. برای اینکه او بود که زمینه را برای فاتحان بعدی مانند سلطان محمود غزنوی و سلطان محمد غوری هموار ساخت.

مُعلم: بَارِك اللّٰه! واقعاً همینطور است ولی در اینجا باید توضیح بدهم که حکومت محمد ابن قاسم منحصر به سند و تابع خلافت اموی دمشق بود. سلطان محمود غزنوی که در سال ۴۲۱ هجری وفات یافت، فقط پنجاب و سند را جزو سلطنت غزنی قرار داد. سلطان محمود غوری در سال ۵۸۸ هجری دهلی را نیز فتح نمود ولی او نیز تابع برادرش سلطان غیاث الدین محمد غوری بود که حاکم غور بود. حالا بفرمایید که بنیان گذار سلطنت مستقل اسلامی که بود؟ این سلطنت کی بوجود آمد و منظور از سلاطین دهلی چیست؟ آقای کلیم شما بفرمایید.

کلیم: بنیان گذار سلطنت مستقل اسلامی در شبه قاره سلطان قطب الدین ایبک بود که در سال ۶۰۲ هجری آن را بنیان گذاری کرد. منظور از سلاطین دهلی سلاطینی هستند که تا روی کار آمدن تیموریان یا مغولان بر سریر سلطنت دهلی حکمفرمایی کردند. این سلاطین بقرار زیر اند. غلامان، خلجیان، تغلقان، سیدان و لودیان. دوره سلطنت سلاطین دهلی از ۶۰۲ تا ۹۳۲ هجری می باشد.

معلم: احسنت! واقعاً تاریخ پاکستان را خوب حاضر کردید. حالا آقای ندیم شما

بفرمایید که بعد از دوره سلاطین کدام دوره است؟ این دوره تا کجا طول کشید؟
مهمترین شاهنشاهان این دوره کدام بودند؟ آخرین پادشاه این دوره که بود؟ او کی و
توسط چه کسانی از تخت سلطنت برکنار گردید؟

ندیم: جناب استاد! بعد از دوره سلاطین دوره تیموریان یا دوره مغولان است.
مهمترین شاهنشاهان این دوره ظهیرالدین محمد بابر، نصیرالدین محمد همایون،
جلال الدین محمد اکبر، نور الدین محمد جهانگیر، شهاب الدین محمد شاهجهان و
محمی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بودند. آخرین پادشاه این دوره سراج الدین
بهادر شاه ظفر بود که در سال ۱۲۷۴ هجری ۱۸۵۷ میلادی توسط انگلیسی ها از
تخت برکنار گردید.

معلم: آقای ادريس! شما بفرمایید که آیا با برکنار شدن بهادر شاه ظفر سلطنت
مستقل، اسلامی شبه قاره خاتمه پیدا کرد؟

ادريس: بله قربان. بطور موقت که سلطنت مستقل اسلامی خاتمه پیدا کرد ولی فقط
نود سال بعد از آن در قسمت شمالی غربی و شرقی شبه قاره به سعی و کوشش
قائد اعظم روز چهاردهم اوت ۱۹۴۷ میلادی دوباره به صورت پاکستان به
ظهور رسید.

معلم: (وقتی که به ساعت نگاه میکند) آفرین بر شما بچه های عزیزم! من خیلی

خوشحالم که درس مربوط به تاریخ پاکستان را آنطوریکه باید و شاید حاضر کرده اید. حالا که وقت درس امروزی تمام شده است. ان شاء الله در آینده نیز این موضوع را ادامه خواهیم داد. خدا نگهدار شما.

(دکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

سرو صدا : شور و غوغا	زنگ تاریخ : تاریخ کی گھنٹی، پیریڈ
بُلند می شود : کھڑے ہو جاتے ہیں	یک دفعہ : اچانک، ناگہانی طور پر
بہ ہمین مناسبت : اسی مناسبت سے	بفرمایید : بیٹھے، تشریف رکھیے
یاد دادم : میں نے سکھایا	بلد ہستند : تم جاتے ہو
حاضر : آمادہ ، تیار	یادتان ہست : تمہیں یاد ہے
گی : کب	ہمہ باہم : سب مل کر
میلادی : عیسوی	اوت : آگت
شبه قارہ : برصغیر	نخستین کسی : سب سے پہلا شخص
بنای نہاد : بنیاد رکھی	آفرین : شاباش
درواقع : درحقیقت ، حقیقت میں	بنیان گذار : بانی، بنیاد رکھنے والا
توضیح بدہم : وضاحت کروں	بارك الله : شاباش
منظور : مراد	مستقل : خود مختار، آزاد
روی کار آمدن : برسر اقتدار آنا	بنیاد گذاری کرد : بنیاد ڈالی
حکمر مایبی : حکومت	سریر : تخت
احسنت : شاباش	بقرار زیر : حسب ذیل
دورہ : عہد ، دور	کدام : کونسا